عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۳۴

سلطنت و حکومت اور عزت و ذلت کا مالک

صرف

اللہ جل جلالہ

س نے میرے صحابہؓ پر

ـبرا کیا اس پر

اللہ کی لعنت

حاصلِ مطالعہ

ایمان افروز واقعات

مباہلہ آمنے سامنے ہونا چاہیئے!

حقیقت مباہلہ اور

مرزا قادیانی

ایک عیسائی نے پرچہ دیکھ کر کہا

وہ چوہڑے سے بھی

بدتر تھا

حکومت قادیانیوں سے متعلق طے شدہ مسائل کو نہ چھیڑے ورنہ ...

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
شمع اسٹیل فرنیچر
مضبوط اور پائیدار
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۸-۷، انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹
فون نمبر

ڈیلرز
قائد آباد کارپیٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپیٹ ○
یونائیٹڈ کارپیٹ ○ ڈیکورا کارپیٹ ○ اولمپیا کارپیٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
پلین وولن کارپیٹ کی خریداری پر وولن قائد آباد کا جائے نماز مفت حاصل کریں
۴ این آر ایونیو۔ ایس ڈی ایبلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر: ۶۲۶۸۸۸

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوة
انٹرنیشنل

جلد ۷ | ۱۹ تا ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۷ جنوری تا ۲ فروری ۱۹۸۹ء | شمارہ نمبر ۳۴

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۲۰ روپے — ششماہی -/۶۵ روپے
سہ ماہی -/۳۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک ڈرافٹ بھیجنے کے لیے الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری	قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر	دین محمد فریدی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / شاہکوٹ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ)	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی	اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	کینیڈا	
امریکہ	چوہدری محمد شریف گوندل	ڈنمارک	محمد ادریس	ٹورنٹو	حافظ سعید احمد
دوبئی	قاری محمد اسماعیل	ناروے	میاں اشرف جاوید	ایڈمنٹن	عامر رشید
ابوظبی	قاری وصیف الرحمٰن	افریقہ	محمد زبیر افریقی	مونٹریال	آفتاب احمد
لائبیریا	ہدایت اللہ شاہ	ماریشس	محمد اخلاص احمد	برما	محمود یوسف مظاہری
باربڈوس	اسماعیل قاضی	ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا		
سوئٹزرلینڈ	اے۔کیو۔ انصاری	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ		
برطانیہ	محمد اقبال	بنگلہ دیش	محی الدین خان		

حکومت قادیانیوں سے متعلق طے شدہ مسائل کو نہ چھیڑے ورنہ .....

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے ممتاز راہنما جناب مولوی فقیر محمد صاحب نے قومی اسمبلی کے اراکین اور سینیٹرز حضرات سے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کا آئینی تحفظ برقرار رکھا جائے اور آٹھویں آئینی ترمیم کی منسوخی کی آڑ میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی کے اس آرڈیننس کو زیر بحث نہ لایا جائے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے، ان کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیاں قانونی طور پر بند کرنے کے لئے تین ملک گیر تحریکیں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں چلائی گئیں جن میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے اور لاکھوں لوگوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اس ضمن میں ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے مسلمان طلباء پر قادیانی کمانڈوز نے شدید تشدد کیا تھا زخمی اور بے ہوش مسلمان طلباء کو فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پر طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور مزید علاج معالجہ کے لئے چناب ایکسپریس کے ذریعہ ملتان روانہ کیا گیا اور قادیانیوں کے خلاف فیصل آباد ریلوے اسٹیشن سے تحریک چلائی گئی جو سارے ملک میں پھیل گئی جس کے نتیجہ میں اس وقت کی منتخب قومی اسمبلی نے ایک ماہ تک قادیانی اور لاہوری گروپ کے سربراہوں کے دلائل کی سماعت کے بعد متفقہ طور پر قرارداد پاس کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے جس پر اس وقت کے وزیراعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۱۹۷۳ء کے آئین میں ترمیم کردی تھی۔ اس ترمیم کے مطابق تعزیرات پاکستان میں ترمیم کے لئے ایک بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ مگر وہ کسی وجہ سے پاس نہ کرایا گیا۔ جس کے بعد مرزائیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں پھر بہت بڑھ گئیں اور دس سالوں کی جدوجہد اور ۱۹۸۴ء کی تحریک کے نتیجہ میں ۱۹۷۴ء کے قانونی بل کے مطابق اس وقت کے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحبؒ نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس نمبر ۲۰ جاری کر دیا جس کو لاہوری اور قادیانی گروپوں نے قانونی طور پر قائم وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کر دیا۔ ایک ماہ کی سماعت کے بعد عدالت نے مرزائیوں کا دعویٰ خارج کر دیا اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۸۴ء کو قانونی قرار دیا گیا۔ قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ کے اپیل شریعت بنچ میں اپیل دائر کر دی جس کی سماعت شروع ہونے کے بعد مرزائیوں نے اپنی اپیل واپس لے لی اور اینٹی قادیانی آرڈیننس کو بحال رکھا گیا۔ اس آرڈیننس کو منسوخ کرانے کے لئے قادیانی سازشیں کر رہے ہیں تاکہ نئی منتخب حکومت کے لئے مشکلات پیدا کر کے ایک اور نئی تحریک شروع ہو اور ملک میں بدامنی پیدا ہو سکے

ضرورت ہے کہ قادیانی فتنہ کو ختم کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ اور ان کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کا قلع قمع کیا جائے۔

محترم مولوی فقیر محمد صاحب نے جو مطالبات کئے ہیں ہم ان کی حرف بحرف تائید کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نئی حکومت کے قیام کے بعد یوں محسوس ہوتا جا رہا ہے کہ پاکستان جیسا مسلمان ملک جس پر پورا عالم اسلام فخر کرتا تھا مسلم ملک نہیں رہا بلکہ ایک سیکولر ملک بن گیا ہے۔ کیونکہ جس انداز سے اقتدار منتقل ہوا اور منتقل ہونے کے بعد جس طرح بے دین عناصر خاص طور پر قادیانیوں کو آزادی حاصل ہوئی ہے وہ کسی مسلمان ملک کے شایان شان ہرگز نہیں ہے۔ اقتدار بدلتے ہی یہاں تمام سیاسی، غیر سیاسی حتیٰ کہ جرائم پیشہ قیدیوں اور قاتلوں کو عام معافی دے دی گئی۔ جن میں وہ قادیانی قاتل بھی شامل ہیں جنہوں نے

ساہیوال اور سکھر میں بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا تھا اور سکھر میں خدا کے گھر میں بم پھینک کر اس کے تقدس کو پامال کیا تھا۔

ہمارے خیال میں اس وقت وزیر اعظم بے نظیر بھٹو بھی سابقہ حکمرانوں کی طرح اہم کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کے نرغے میں آچکی ہیں عورت پھر عورت ہے چاہے وہ کتنی ہی ذہین، مدبر اور سیاسی سوجھ بوجھ کی مالک کیوں نہ ہو مرد کے برابر نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے شریعت نے ایک مرد کے مقابلے میں دو عورتوں کی گواہی ضروری قرار دی ہے۔ نیز نبوت جیسا منصب جلیلہ کسی عورت کو نہیں سونپا گیا۔ بہر حال اس مسئلہ پر بڑے بڑے علمائے کرام اظہار خیال کر چکے ہیں۔ ہم اس مسئلہ کو چھیڑنا مناسب نہیں سمجھتے۔ ہاں یہ ضرور کہیں گے کہ پاکستان جیسے اسلامی اور مسلمان ملک کی سربراہ عورت کے بن جانے سے ملک کا اسلامی اور مسلم تشخص برقرار نہیں رہ سکا۔

آج کل اخبارات میں کچھ ملحد اور بے دین قسم کے عناصر عورت کی سربراہی کے مسئلہ پر میدان میں آگئے ہیں حتیٰ کہ قادیانیوں نے بھی اپنے قلم کاروں کو اس موضوع پر مضامین لکھنے کے لئے لگا دیا ہے۔ پچھلے دنوں ایک قادیانی محمد صدیق باجوہ اپنے نام کے ساتھ قادری لکھتا ہے اور ماڈل کالونی کراچی کا رہنے والا ہے۔ ایک مضمون شائع ہوا تو ہم حیران ہوئے کہ قادیانی جو ۱۹۷۴ء کے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد بھٹو مرحوم کو پھانسی دلوانے میں پیش پیش رہے اور بھٹو مرحوم کے صاحبزادے شاہنواز بھٹو کی موت پر بھٹو مرحوم کی نسل ختم ہو جانے کی پیش گوئیاں کر رہے تھے وہ اچانک بے نظیر بھٹو کی حمایت میں کیسے میدان میں آگئے۔

اس حمایت اور قادیانیوں کو ملنے والی کھلی آزادی سے یہ شبہ ہوتا ہے (خدا کرے یہ شبہ غلط ہو) کہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے قادیانیوں کو کچھ مراعات مل چکی ہیں یا ملنے کی امید ہے۔ قادیانیوں کے اچانک بیباک ہو جانے سے ہمیں دال میں کچھ کالا کالا نظر آتا ہے۔

ہم وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ ان کے وزیر اعظم بننے سے پاکستان کا اسلامی تشخص اور مسلم تشخص برقرار نہیں رہ سکا لیکن پاکستان کے عوام نہیں بدلے ان کا اسلامی تشخص برقرار ہے، یہ وہی عوام ہیں جنہوں نے

① ــــــ ۱۹۵۳ء میں تحریکِ ختم نبوت چلا کر ظفر اللہ قادیانی کو وزارتِ خارجہ سے استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا تھا۔

② ــــــ جنہوں نے ایوب خان جیسے ڈکٹیٹر کو گلیوں گلیوں ایسا رسوا کیا کہ وہ اقتدار سے الگ ہو گیا۔

③ ــــــ جنہوں نے ۱۹۷۴ء میں بھٹو مرحوم کے دور میں تحریکِ ختم نبوت چلا کر بھٹو صاحب کو مجبور کر دیا کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔

④ ــــــ جنہوں نے ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ چلائی اور بھٹو مرحوم کو اقتدار سے ہٹا دیا۔

⑤ ــــــ جنہوں نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں کوڑے کھائے، جیل گئے لیکن پرواہ نہیں کی۔ اور ۱۹۸۴ء میں تحریک چلا کر امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کرنے پر مجبور کر دیا۔ وہی عوام بے نظیر کو ہٹانے کے لئے بھی میدان میں آسکتے ہیں اور یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہمارا اسلامی تشخص برقرار ہے۔ ہم شمع ختم نبوت کے پروانے ہیں۔ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغیوں اور گستاخوں کو برداشت نہیں کر سکتے اگر بے نظیر بھٹو اور پاکستان پیپلز پارٹی کو اس پاک وطن سے محبت ہے اور وہ عوام کو ساتھ لے کر چلنا چاہتی ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ قادیانیوں سے متعلق طے شدہ مسائل کو نہ چھیڑیں اور جو قادیانی اہم پوسٹوں پر قبضہ کر کے اکثریت کی حق تلفی کر رہے ہیں۔ انہیں فوراً علیحدہ کریں اور پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کر کے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت فراہم کریں۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ

دنیا کا دھوکہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

فائدہ: ان نعمتوں کے سوال کے متعلق بہت سی تفاصیل بہت سی احادیث میں آئی ہیں، اور جتنی تفاصیل آئی ہیں وہ سب ہی مثال کے طور پر ہیں، حق تعالیٰ شانہٗ کی نعمتوں کا جو ہر وقت، ہر آن، ہر آدمی پر بارش کی طرح برستی رہتی ہیں کون احاطہ یا شمار کر سکتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ کا پاک ارشاد بالکل حق ہے "اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننے لگو تو شمار بھی نہیں کر سکتے" ایک حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے یہ سورت تلاوت فرمائی اور جب یہ پڑھا کہ "پھر اس دن نعمتوں سے سوال کئے جاؤ گے" تو ارشاد فرمایا کہ تمہارے رب کے سامنے تم سے ٹھنڈے پانی کا سوال کیا جائے گا۔ مکانوں کے سایہ کا سوال کیا جائیگا کہ ہم نے دھوپ اور بارش سے بچنے کے لئے سایہ عطا کیا تھا، پیٹ بھرائی کھانے سے سوال کیا جائے گا۔ اعضاء کے صحیح سالم ہونے سے سوال کیا جائے گا۔ کہ ہم نے ہاتھ پاؤں آنکھ ناک کان وغیرہ عطا کئے تھے ان کا کیا حق ادا کیا) میٹھی نیند سے سوال کیا جائے گا حتیٰ کہ اگر تم نے کسی عورت سے منگنی چاہی، اور کسی اور شخص نے بھی اس عورت سے منگنی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے تم سے اس کا نکاح کرا دیا تو اس سے بھی سوال ہوگا کہ یہ حق تعالیٰ شانہٗ کا تم پر احسان تھا کہ بیٹی والوں کے دل میں حق تعالیٰ شانہٗ نے یہ بات ڈالی کہ وہ تم سے اس کا نکاح کریں دوسرے سے نہ کریں اور ان چیزوں کو جو اس حدیث شریف میں ذکر کی گئیں غور کرنے سے آدمی اندازہ کر سکتا ہے کہ اس پر ہر وقت اللہ تعالیٰ شانہٗ کے کس قدر احسانات ہیں، اور ان چیزوں میں غریب امیر سب ہی شریک ہیں، کون شخص غریب سے غریب، فقیر سے فقیر ایسا ہے جس پر ہر وقت اللہ تعالیٰ شانہٗ کے بے انتہا انعامات نہ برستے ہوں، ایک صحت اور اعضاء کی تندرستی ہی ایسی چیز ہے، اور اس سے بڑھ کر ہر وقت سانس کا آتے رہنا ہی ایک ایسی نعمت ہے جو ہر وقت ہر زندہ کو میسّر ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم کون سی نعمتوں میں ہیں۔ جَو کی روٹی وہ بھی آدھی بھوک ملتی ہے، پیٹ بھر کر نہیں ملتی۔ تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ ان سے فرمائیں، کیا تم جوتا نہیں پہنتے، ٹھنڈا پانی نہیں پیتے، یہ بھی تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جن نعمتوں کا سوال ہوگا وہ بدن کی صحت اور ٹھنڈا پانی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جن نعمتوں کا سوال ہوگا وہ روٹی کا ٹکڑا ہے۔ جس کو کھائے اور وہ پانی ہے جس سے پیاس بجھائے اور وہ کپڑے کا ٹکڑا ہے جس سے بدن چھپائے ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سخت دھوپ میں دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی وہ بھی گھر سے تشریف لائے اور حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا کہ اس وقت کیسے آنا ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ بھوک کی شدت نے مجبور کیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اسی چیز نے مجھے بھی مجبور کیا۔ یہ دونوں اسی حال میں تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دولت کدہ سے تشریف لائے اور ان سے دریافت کیا کہ تم اس وقت کہاں آئے انہوں نے عرض کیا کہ حضورؐ بھوک کی شدت نے مجبور کیا حضورؐ نے فرمایا کہ اسی مجبوری سے مَیں بھی آیا ہوں۔ یہ تینوں حضرات اٹھ کر حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ وہ خود تو موجود نہیں تھے۔ ان کی اہلیہ نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضورؐ نے دریافت کیا کہ ابو ایوبؓ کہاں ہیں بیوی نے عرض کیا کہ حضورؐ ابھی آتے ہیں۔ اتنے میں ابو ایوبؓ آ گئے اور جلدی سے کھجور کا ایک خوشہ توڑ کر لائے۔ حضورؐ نے فرمایا، سارا خوشہ کیوں توڑ لیا، اس میں سے پکی پکی کیوں نہ چھانٹ لیں، انہوں نے عرض کیا حضرت، اس خیال سے توڑ لیا کہ پکی اور آدھ پکی اور خشک و تر ہر قسم کی سامنے ہو جائیں جس کی رغبت ہو، ان حضرات نے ہر قسم کی کھجوریں اس خوشہ میں سے نوش فرمائیں۔ اتنی دیر میں حضرت ابو ایوبؓ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کر کے جلدی سے کچھ حصہ آگ پر بھونا، کچھ ہانڈی میں پکایا اور ان حضرات کے سامنے لا کر رکھا۔ حضورؐ نے ذرا سا گوشت ایک روٹی میں لپیٹ کر ابو ایوبؓ کو دیا کہ یہ فاطمہؓ کو دے آؤ اسے بھی کئی دن سے ایسی کوئی چیز نہیں کھائی۔ وہ جلدی سے دے آئے۔ ان حضرات نے گوشت روٹی کھایا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کی اتنی نعمتیں کھائیں گوشت اور روٹی اور کچی کھجوریں، پکی کھجوریں۔ یہ فرماتے ہوئے حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور ارشاد فرمایا کہ یہی وہ نعمتیں ہیں جن سے قیامت میں سوال ہوگا۔ صحابہؓ کو یہ سن کر بڑا شاق ہوا کہ ایسی سخت بھوک کی حالت میں یہ چیزیں بھی باز پرس کے قابل ہیں حضورؐ نے فرمایا۔ بے شک ہیں۔ اور اس کی تلافی یہ ہے کہ جب شروع

باقی صفحہ پر

مَنْ سبّھم فعلیہ لعنۃ اللہ

صحابہ کی شان میں دریدہ دہنی کرنیوالا لعنت کا مستحق ہے

از: مولانا علاؤ الدین ندوی جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات انڈیا

صحابہ کرامؓ کی شان میں زبان درازی کرنا، انھیں سب وشتم کا نشانہ بنانا، ان پر طعن وتشنیع کرنا، یا ان کی عزت گرامی پہ بٹہ لگانا ایسا انسانی، اخلاقی اور شرعی جرم ہے جو ہر زمانے میں مسلمانوں کے نزدیک ناقابل برداشت وناقابل معافی تصور کیا گیا ہے۔ اگر انسان علم وآگہی، معقولیت و حقیقت پسندی اور تعمیری بحث وتحقیق کا میدان چھوڑ کر سب وشتم اور ہوا وہوس کی سطح پر اتر جائے تو گویا وہ اپنے دین وایمان کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ لہذا کوئی بھی ایسا شخص جو اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ اپنے کو ان نفوس قدسیہ کے معاملات ومشاجرات کا حاکم بنا بیٹھے اور ان کے دامن عزوشرف کو داغدار کرنے لگے، ایسی غلط حرکتوں سے شریعت نے صاف وصریح لفظوں میں روک لگادی ہے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"اللہ! اللہ! میرے صحابہ سے بچو! میرے بعد انھیں طعن وتشنیع کا نشانہ مت بنا دینا، جس نے ان سے محبت کی اس نے (گویا) مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے محبت کی جس نے ان سے بغض رکھا۔ اس نے (گویا) مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے بغض رکھا۔ جس نے ان کو تکلیف پہنچائی گویا اس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی، اور جس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی، قریب ہے کہ وہ اس کی گرفت کرلے" (ترمذی شریف)

صحابہ کرام کی اس قدر ومنزلت اور اپنائیت وقربت پہ ہر مسلمان غور کرے کہ محسن انسانیتؐ نے ان کو اپنے مقام ومرتبہ پہ لا بٹھایا، اور ان کی ایذاء وتکلیف کو اپنی تکلیف قرار دیا۔ اور ایذا رسانوں کی شناخت کو بتلانے کے لیے "فقد اذی اللہ" فرمایا۔ اس نے گویا اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی یعنی اسکی مخالفت کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"تم میرے ساتھیوں کو گالی گلوج نہ دینا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم میں کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو میرے کسی ساتھی کے ایک مد یا نصف مد سونا خرچ کرنے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔"

(بخاری شریف)

قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیتیں دیکھ جائیے اگر ان کا اطلاق آج کے مادیت زدہ مسلمانوں پر ہوسکتا ہے تو آخر ان پاک طینت نفوس قدسیہ پر "بلا استثناء" کیوں نہ ہوگا۔ جن کی تربیت ہی قرآن وسنت کے اٹھان پر ہوئی تھی۔ جنھوں نے براہ راست قرآن کو اس کے معلم اول سے حاصل کیا تھا جن کی عدالت وتقویٰ پر تاریخ کی سب سے بڑی سچائی گواہ ہے۔

وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس۔

(البقرۃ: ۱۴۳)

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

(الفتح: ۲۹)

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔

(التوبہ: ۱۰۰)

ان آیتوں کی روشنی میں اس امت کے چند مخصوص وعلیاں امتیازات سامنے آگئے۔

۱۔ ختم المرسلینؐ کی اس (آخری) امت کو اعتدال وسطیت کے مقام پہ فائز کیا گیا جسے عدل وتوسط کی روش پہ گامزن رہنا ہے۔

۲۔ اسے امامت کا منصب عطا کیا گیا تاکہ وہ بنی نوع انسان کی نگرانی ومحاسبہ کا فریضہ اپنی حق پسندی، عدل نوازی اور اپنی پیشوائی کا زندہ نمونہ بن کر انجام دے۔

۳۔ دنیا کی ساری قوموں کو معزول کر کے اب آخری بار اسے "امامت عادلہ" کے منصب پر بٹھایا گیا۔ اب اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ نیکی کو فروغ دے اور بدی کو دنیا سے نیست ونابود کردینے پر تل جائے۔

۴۔ از رزم حق وباطل ہو تو اس کی مثال فولاد اور پتھر کے چٹان کی سی ہے۔ لیکن یہی حلقۂ یاراں میں ریشم کی طرح سے نرم اور ماں کی طرح سے شفیق ومہربان ہے۔

۵۔ سابقین اسلام (مہاجرین وانصار) کی افضلیت واہمیت دنیا کے تمام مسلمانوں کے مقابلہ

میں ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ ان کے ایمان و اطاعت کے صلہ میں انھیں قبولیت کا پروانہ دیا گیا اور رضائے الٰہی کا مژدہ سنایا گیا۔

بتایئے تاریخ کے کسی دور میں ان امتیازات وخصوصیات کا جلوہ اصحاب رسول اللہؐ سے بڑھ کر کسی مسلم جماعت یا اسلامی سوسائٹی میں نمایاں ہو سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن و سنت کی تربیت یافتہ ان برگزیدہ انسانوں کی عدالت و امانت پہ حرف گیری کرنے والے کا شانۂ نبوت پر تیشہ زنی کرتا ہے ـــــ کون مسلمان ہے؟ جس کا ضمیر گوارا کر سکتا ہے کہ وہ (کم سے کم پانچ یا زیادہ سے زیادہ بارہ کو چھوڑ کر) ان کی شخصیت وعدالت کو مجروح کرے، ان کو سب وشتم کا نشانہ بنائے اور ان کے تقدس وعزت کو پامال کرنے کے لیئے جامۂ انسانیت سے باہر ہو جائے۔

اسلامی جماعت کی ان نمائندہ، قابلِ احترام شخصیتوں میں سے ایک خاص طرزِ فکر کے لوگوں نے جن کو سب سے زیادہ اپنی دریدہ دہنی کا نشانہ بنایا بلکہ ان پر طعن وتشنیع کو اپنے عقیدہ کا جز بنایا۔ ان میں حضرات شیخین رضؓ خاص طور پہ قابلِ ذکر ہیں۔

ان دو بزرگوں کی شان میں قرآن وسنت کی گواہی، اجماعِ امت، عام مسلمانوں کے تعامل کو نظر انداز کرنا جس طرح سے ان کی عزت پہ دھاوا بولا گیا ہے وہ اپنی مثال دشمنی فرقہ کا حصہ ہے۔ خدائے علیم ودانا نے فرمایا۔

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ
اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی
اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ
لا تحزن ان اللہ معنا۔
فانزل اللہ سکینتہ علیہ

(التوبہ)

نیز فرمایا!

وسیجنبھا الاتقی الذی
یؤتی مالہ یتزکی ومالاحد عندہ
من نعمۃ تجزی الا ابتغاء وجہ
ربہ الاعلی ولسوف یرضی۔

(اللیل)

پہلی آیت کے سلسلہ میں بعض مفسرین کا خیال ہے کہ سکینت کا یہ نزول حضرت ابوبکرؓ کے لیئے تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر سکینت و طمانیت پہلے ہی سے موجود تھی۔

دوسری آیت کریمہ تو آپؓ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اس میں تقریباً مفسرین یکساں ہیں۔ وبرتری اور علو شان کے نمونے سنتِ رسولؐ میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ!

"غار میں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اگر کسی نے دیکھ لیا تو ہم نظر آجائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔"

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا!

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد جن کی تمہیں پیروی کرنی ہے وہ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ ہیں۔"

(الترمذی)

ترمذی ہی کی روایت حضرت ابوسعید خدری سے منقول ہے آپؐ نے فرمایا!

"جو بھی پیغمبر گزرا اس کے دو وزیر آسمان کی طرف سے اور دو وزیر زمین کی طرف سے مقرر کیئے گئے میرے آسمان کے دو وزیر حضرت جبرئیلؑ اور حضرت میکائیل ہیں اور اس دنیا کے دو وزیر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

اور حضرت عمر فاروق رضؓ ہیں۔"

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"ابھی میں سویا تھا کہ میں نے دودھ کا پیالہ لیا (پیا) حتیٰ کہ میں نے آسودگی کو اپنے ناخنوں پہ بہتے ہوئے دیکھا۔ پھر میں نے اس پیالے کو حضرت عمرؓ کو دے دیا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر فرمائی! فرمایا! اس کی تاویل میں نے علم سے لی ہے۔"

(متفق علیہ)

ترمذی کی روایت ہے آپ نے فرمایا!

"اللہ تعالیٰ نے حق (حضرت) عمرؓ کی زبان وقلب میں ودیعت فرمادی ہے۔"

ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔

"ہائے رے ان لوگوں کی بدبختی جوان کو سب وشتم کا نشانہ بنائیں اور جوان سے بغض ونفرت کا اظہار کریں، ان میں بھی خصوصیت سے اس ذاتِ گرامی سے جو سرورِ کائنات کے بعد سید الصحابہ رہا جو جانشینِ رسولؐ ٹھہرا جو جماعتِ صحابہ میں سب سے افضل واعلیٰ قرار پایا یا میری مراد صدیق اکبر خلیفۂ اعظم حضرت ابوبکرؓ سے ہے ـــ ہر وہ شخص جس نے ان میں سے کسی سے بھی بغض ونفرت رکھا اور ان کو برا بھلا کہا اس کا دماغ الٹا اور اس کا دل بے ترتیب پراگندہ ہے۔

(تفسیر ابن کثیر)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم لوگ میرے اصحاب کو گالی نہ دو، آخر زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے۔ جو میرے صحابہ کو گالی گلوچ دیا کریں گے۔ تو تم ان کا نمازِ جنازہ نہ پڑھو۔ نہ ہی ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو۔ نہ ہی ان سے شادی بیاہ کرو۔ نہ ہی ان سے نشست وبرخواست رکھو اور اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت بھی نہ کرو۔

(شفا)

ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مستوجب لعنت قرار دیا۔ فرمایا!

"یقینی طور پر اللہ نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے اصحاب کو منتخب فرمایا۔ انہی میں سے میرے لیے وزراء، انصار اور ازدواجی رشتے پیدا کیے جس نے ان کو برا بھلا کہا۔ اس پر اللہ، فرشتوں اور پوری نوع انسانی کی لعنت ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ خدا نہ ان کی توبہ قبول کرے گا نہ ان سے فدیہ لے گا!"

(الطبرانی)

ایک جگہ آپ نے فرمایا:

"قیامت کے دن لوگوں میں سخت ترین عذاب اس شخص کو ہو گا جس نے انبیاء کو گالی گلوچ دی، پھر میرے اصحاب کو، پھر مسلمانوں کو۔"

(ابو نعیم)

شیخ ابن حبیبؒ نے فرمایا!

جس نے حضرت عثمانؓ سے بغض و نفرت کا معاملہ برتا اور آپ سے برائت کا اظہار کیا اس کے ساتھ سخت تادیبی کاروائی کی جائے گی اور جو ایک قدم آگے بڑھ کر حضرات شیخین سے بغض و حسد رکھے اس کی سزا اس سے بڑھ کر ہو گی۔ بار بار اس پر کوڑے برسائے جائیں گے۔ اسے قید زندان میں اس وقت تک محبوس رکھا جائے گا۔ جب تک کہ وہ مر نہ جائے"

(شفا)

امام مالکؒ تو یہاں تک فرما گئے ہیں کہ!

"جس نے حضرت ابوبکرؓ کو برا بھلا کہا اس پر کوڑے برسائے جائیں گے۔ جس نے حضرت عائشہؓ کو برا بھلا کہا اس کا سر قلم کر دیا جائے گا۔ ان سے پوچھا گیا یہ تفریق کیوں؟ تو آپ نے فرمایا! جس نے حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی میں اتہام بازی کی اس نے قرآن کی برأت و شہادت کی مخالفت کی"

(شفا)

جو لوگ اسلام کے ان پاسبانوں کو جن کو خدا نے اپنی خوشنودی کا مژدہ سنا دیا نہ صرف برا بھلا ہی کہتے ہیں بلکہ ان کی شان میں دیدہ دہنی کرنا اپنا عقیدہ بنائے ہوئے ہیں وہ خدا اور اس کے برگزیدہ رسولﷺ کی شان میں کیسی جرأت بیجا کا ارتکاب کیے جا رہے ہیں اور اپنے عقیدہ و عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ مدح و ستائش کے مستحق لوگوں کی عزت پر ناپاک حملہ کر کے خود صداقت و عدالت کے دامن سے عاری ہو چکے ہیں۔

مذکورہ بالا احادیث و اقوال کی روشنی میں چند ایسے نتائج سامنے آتے ہیں جو مستوجب کفر بھی ہو سکتے ہیں اور جن کا انطباق کلی طور پر حضرات شیخین کی شان میں زبان درازی کرنے والوں پر ہوتا ہے۔ ذیل میں نمبروار درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ کسی صحابیٔ رسول کو ایذاء پہنچانا۔ دراصل رسول خدا کو ایذاء پہنچانا ہے۔ اور رسول خدا کو ایذاء پہنچانا خدا کو ایذاء پہنچانا ہے۔ اور خدا کی ایذاء کا مطلب اس کے احکام و فرمان کی خلاف ورزی کرنا اگر یہ بات عقیدہ سے تعلق رکھتی ہے تو کفر ہو جاتا ہے۔

۲۔ کسی صحابیٔ رسولﷺ کی معمولی نیکی بھی خدا کے نزدیک وہ وزن و مقام رکھتی ہے جو بعد کے کسی بھی شخص کے ہفت اقلیم نچھاور کر دینے سے نہیں ہو سکتی

۳۔ فرشتوں میں جو حیثیت حضرت جبرئیلؑ و میکائیلؑ کو ہے وہی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں وہی حیثیت حضرات شیخین کی ہے۔ ان میں بھی خصوصیت سے حضرت ابوبکرؓ کے لیے "ولسوف یرضی" اور عام صحابہ کے لیے رضی اللہ عنہم کی بشارت آئی ہے۔

۴۔ صحابہ کے حق میں گستاخی کرنے والوں کا مکمل معاشرتی و سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔

۵۔ ان کی شان میں زبانِ طعن دراز کرنے والا لعنت کا مستوجب (یعنی رحمت خداوندی سے دھتکارا ہوا) ہے۔

۶۔ سب و شتم، افتراء، بہتان طرازی، کذب بیانی اور تبرہ بازی کبائر میں سے ہیں اور مرتکب بہرہ

باقی صفحہ ۳۰ پر

طفلِ حرامی

میرے عم محترم (مولانا ریاض الحق عباسی مرحوم و مغفور) (مدفون جنۃ البقیع مدینہ شریف) نے مرزا صاحب کو حسب ذیل "ہدیۂ عقیدت" پیش کیا ہے۔

دلیل فطرتش شد تیرہ فامی
رخش دیباچۂ آشفتہ کامی
وجود میرزا در قوم مسلم
چو در صحن حرم طفل حرامی

مرسلہ: سید سلمان احمد عباسی ٹوبہ ٹیک سنگھ

روئیداد تاریخی مباہلہ

مولانا عبدالحق غزنوی بمقابلہ مرزا غلام قادیانی ملعون

مولانا تاج محمد جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلا اجتماع صحابہ اور پہلا جہاد جو حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں ہوا وہ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف تھا۔ مسیلمہ کذاب اور اس کی پوری جماعت کلمہ کی قائل حسب تصریح ابن جریر طبری جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۲۴۴، اپنی اذانوں میں اشہدان محمد رسول اللہ ﷺ کی شہادت مناروں پر پکارتے تھے، نماز کے پابند روزوں کے پابند مگر اس کے ساتھ وہ آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی میں قرآن و حدیث کی تصریحات اور امت کے اجماعی عقیدے کے خلاف تاویلات کر کے مسیلمہ کذاب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت کا شریک مانتے تھے۔

مسیلمہ کذاب کو صرف اور صرف مدعی نبوت ہونے کی وجہ سے حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے عہد خلافت میں صحابہ کرام، مہاجرین و انصار کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں اس کے خلاف یمامہ کی طرف بھیجا۔ مسیلمہ کی جماعت جو اس وقت مسلمانوں کے مقابلہ میں نکلی تھی اس کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوان تھی۔ جن میں سے اٹھائیس ہزار مارے گئے اور خود مسیلمہ کذاب بھی اس لڑائی میں مارا گیا۔ مسلمان جو اس لڑائی میں شہید ہو گئے ان کی تعداد بارہ سو تھی۔

صحابہ کرام نے نہ تو مسیلمہ کی نمازوں کا خیال کیا۔ اور نہ اس کی اذان کا۔ اور نہ اس کے اقرار نبوت محمدیہ ﷺ کا معلوم ہوا۔ کسی شخص کا دعویٰ نبوت کرنا خواہ وہ کسی پیرایئے سے ہو موجب کفر و ارتداد ہے۔

مرزا قادیانی نے پہلے رسالہ "فتح اسلام" میں جو ۲۲، جنوری ۱۸۹۱ء کو شائع ہوا۔ اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے معاً بعد "توضیح مرام" نامی ایک کتاب شائع کی جس میں نبوت کے مدعی بن بیٹھے۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد ملک میں کافی ہلچل مچ گئی۔ اس کے چند دنوں بعد ہی اسی سال میں ایک کتاب کی اشاعت ہوئی۔

کتاب "ازالہ اوہام" شائع کی۔ اس کتاب میں مندرج عقائد نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔

جمادی اوّل ۱۳۰۱ھ میں دیوبند میں جلسہ دستار بندی کے موقع پر علماء، لدھیانہ اور دوسرے مقامات سے بھی علماء کرام تشریف لائے ہوئے تھے۔ علماء لدھیانہ مولوی محمد، مولوی عبداللہ، مولوی عبدالعزیز، تینوں حقیقی بھائیوں نے مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے مرزا قادیانی کے کفر کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کی۔ گفتگو کے بعد دارالعلوم کے سب سے پہلے صدر مدرس مولانا محمد یعقوب صاحب نے فتویٰ دیا کہ مرزا غلام احمد لا مذہب ہے۔ ان کے بعد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے فتویٰ دیا کہ مرزا قادیانی گمراہ ہے۔ اس کے مرید بھی گمراہ ہیں۔ اپنے اغواء اور اضلال سے باز نہیں آتا۔ حیا اس کو نہیں کہ شرمائے۔ وہ دجال اور کذاب ہے۔ طریقہ اہل سنت و الجماعت سے خارج ہے۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ صاحب نے فتویٰ دیا کہ مرزا جاہل اور گمراہ ہے۔ مفتی عزیز الرحمن صاحب نے رقم فرمایا کہ مرزا اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں وہ بلا شک الحاد اور شریعت کا ابطال ہے۔ مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری نے ارشاد فرمایا ان عقائد کا مخترع ضال، مضل بلکہ دجاجلہ میں راس رئیس ہے۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے تحریر فرمایا ایسے عقائد کا معتقد کتاب اللہ کی بنیادوں کو منہدم کرنے والا ہے۔ اس کے بعد ملک کے دو سو نامی گرامی علماء نے دستخط کیے۔ یہ فتویٰ کفر "فتویٰ کفر بحق مرزا قادیانی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔

فتویٰ کفر شائع ہونے کے بعد اکثر علماء نے مرزا قادیانی کو مباحثہ اور مناظرہ کے چیلنج دیئے۔ مولانا عبدالحق صاحب غزنوی امرتسری نے کہا کہ بحث مباحثوں کو چھوڑ دو۔ مرزا قادیانی میرے ساتھ مباہلہ کرے۔ مباہلہ کا نام سن کر مرزا کی روح فنا ہوتی تھی۔ نواب محمد علی خان کی تحریک پر مرزا قادیانی مباہلہ کرنے پر رضامند ہو گیا۔ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صہ ۲۶۱، پر ایک اشتہار میں لکھا۔

"ان تمام مولویوں اور مفتیوں کی خدمت میں جو اپنی نافہمی کے باعث اس عاجز کو کافر ٹھہراتے ہیں عرض کیا جاتا ہے کہ کتاب میں خدا تعالیٰ سے

مامور ہو گیا ہوں۔ تاکہ میں آپ لوگوں سے مباہلہ کرنے کی درخواست کروں۔"

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص۱۲۱)

مرزا کے مندرجہ بالا اشتہار کے جواب میں مولانا عبدالحق صاحب غزنوی نے ایک اشتہار شائع کیا جو تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۰۲ پر مندرج ہے۔ مولانا عبدالحق صاحب غزنوی اس اشتہار میں مرزا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"تمام خطوط تو آپ کو مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی نے لکھے کہ میرے ساتھ مباحثہ کرو

پہلا خط ۲۴ ستمبر ۱۸۹۱ء مطبوعہ جعفری پریس لاہور

دوسرا خط ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مطبوعہ لاہور

تیسرا خط ۲۴ جنوری ۱۸۹۲ء مطبوعہ لاہور

۲۹ مارچ ۱۸۹۱ء کو مولوی غلام دستگیر قصوری نے ایک اشتہار مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور۔

۲۱ ستمبر ۱۸۹۱ء کو انجمن اسلامیہ لدھیانہ نے ایک اشتہار مطبوعہ انصاری پریس دہلی۔

۱۵ فروری ۱۸۹۱ء کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مباحثہ کا اشتہار دیا۔

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو مولوی عبدالمجید صاحب نے مباحثہ کے لئے بلایا۔

یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء کو مصنف تفسیر حقانی مولوی عبدالحق نے اشتہار دیا۔

۱۹ رمضان المبارک کو مولوی عبداللہ، عبدالعزیز مفتیان شہر لدھیانہ نے اشتہار دیا۔

اب بذریعہ اشتہار ہذا بدستخط خود مطلع کرتا ہوں۔ اور سب جہان کو گواہ کرتا ہوں کہ اگر تمہارے ساتھ مباہلہ کرنے سے مجھ لعنت کا اثر صریح طور پر جو عموماً سمجھا جاوے کہ بے شک یہ مباہلہ کا اثر ہے تو میں فوراً تمہارے کہنے سے تائب ہو جاؤں گا۔ اب حسب اشتہار خود مباہلہ کے واسطے بمقام امرتسر آؤ۔ مباہلہ اس بات پر ہوگا کہ تم اور تمہارے سب اتباع دجالین، کذابین، ملاحدہ اور زنادقہ باطنیہ ہیں۔ اور میدان مباہلہ عیدگاہ ہوگا۔ تاریخ جو تم مقرر کرو۔ اب بھی تم بموجب اشتہار خود میرے ساتھ مباہلہ کے واسطے بمقام امرتسر نہ آئے تو پھر اور علماء سے درخواست مباہلہ اول درجہ کی بے شرمی اور پرلے سرے کی بے حیائی ہے۔ اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق بنتا ہے۔

مرزا نے مولانا عبدالحق صاحب غزنوی کو جو جواب اشتہار کی شکل میں دیا وہ ۳۰ شوال ۱۳۱۰ھ بمطابق مئی ۱۸۹۳ء تبلیغ رسالت جلد سوم ص۲۵ پر درج ہے۔ اس اشتہار میں لکھتے ہیں۔

" ایک اشتہار شائع کردہ مولوی عبدالحق صاحب میری نظر سے گزرا۔ اس لئے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ مجھ کو اس شخص اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ القدیر تیسری یا چوتھی ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ تک امرتسر میں پہنچ جاؤں گا۔ اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعدہ اور یا بصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارہویں ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ قرار پائی ہے۔ مقام مباہلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم ہے قرار پایا ہے۔"

تاریخ مباہلہ سے ایک دن پیشتر مرزا نے ایک اور اشتہار شائع کیا جو تبلیغ رسالت جلد سوم ص۵۲ پر درج ہے۔ لکھتے ہیں۔

"میں چاہتا ہوں مباہلہ بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی شامل ہو جائیں۔ کیونکہ میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں۔ ان سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں۔ اور نہ میں کافر ہوں۔ اگر میری کتابیں خدا اور

مدینہ

ہیں ہفت سماوات جبیں سائے مدینہ — اللہ غنی رتبہ والائے مدینہ
دربار ہے سرکار دو عالم کا وہاں پر — ہے عرش سے رتبہ میں فزوں جائے مدینہ
جھپکی جو پلک خواب میں طیبہ نظر آیا — جب آنکھ کھلی چیخ اٹھا ہائے مدینہ
واللہ کہ ہے بدر ترے سامنے بے قدر — اے نور فشاں لولوئے لالائے مدینہ
جنت میں مہکتی ہیں مدینہ کی ہوائیں — فردوس کے ہمرنگ ہے صحرائے مدینہ
غمخانہ یثرب میں ہے کوثر کی حلاوت — جنت بھی ہے خود بخود صہبائے مدینہ
خادم کے بھی خادم کے بھی خادم کا ہوں خادم — آقا ہیں وہ آقاؤں کے آقائے مدینہ
حسرت ہے کلیجہ سے لگائے رہوں نقشہ — آنکھوں میں بسے دل میں سما جائے مدینہ

رخ ہے مری طاعت کا سہیل ان کی طرف کو
قبلہ ہے مرا گنبد خضرائے مدینہ

از قلم: مولانا سید محمد اظہار الحق سہیل عباسی امروہی

رسول کے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں تو خدا تعالیٰ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے" اور آپ لوگ آمین کہیں۔

تاریخ مقررہ پر (۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ) مولانا عبدالحق صاحب غزنوی اور مرزا صاحب مقررہ جگہ میدان عیدگاہ بیرون دروازہ رام باغ امرتسر پہنچ گئے۔ مولانا عبدالحق صاحب نے کہا کہ میں تین دفعہ باآواز بلند کہوں گا۔

"یا اللہ میں مرزا کو ضال، مضل، ملحد، دجال، کذاب، مفتری، محرف کلام اللہ و احادیث سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر وہ لعنت فرما جو کسی کافر پر آج تک نہ کی ہو"

اور مرزا تین دفعہ باآواز بلند کہے۔

"یا اللہ اگر میں ضال، مضل، ملحد، دجال، کذاب اور مفتری اور محرف قرآن و حدیث ہوں تو مجھ پر وہ لعنت فرما جو کسی کافر پر آج تک نہ کی ہو"

بعدہ قبلہ رخ ہو کر دونوں فریق دعا کرنے لگے۔ فریقین نے مباہلہ کے الفاظ کو ہزارہا کے مجمع میں دہرایا۔

جس روز مباہلہ ہوا اسی روز امرتسر میں مرزا کو پادری عبداللہ آتھم سے تحریری مباحثہ کرتے ہوئے پندرھواں روز ہو چکا تھا مرزا نے پادری آتھم کو آخری پرچہ میں لکھا کہ آج کی تاریخ ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک پندرہ ماہ کے اندر اندر بسزائے موت ہاویہ میں نہ گرے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔

مجھ کو ذلیل کیا جائے۔
میرا منہ کالا کیا جائے۔
میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔
مجھ کو پھانسی دیا جائے۔
تمام شیطانوں، بدکاروں اور لعنتیوں سے

باقی صفحہ ۲۲ پر

حاصل مطالعہ

از حضرت مولانا قاضی اطہر مبارکپوری

- سوال ذلت ہے۔
- ایک بزرگ کا بحری سفر
- بے فیض کتابیں
- تب اور اب

قبیلہ بنی اسد کے ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں اور میرے بال بچے جنت البقیع میں آکر مقیم ہوئے۔ میری بیوی نے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ہمارے لئے کچھ کھانا مانگ لاؤ۔ میں خدمت نبوی میں پہنچا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص سوال کر رہا تھا۔ اور آپ فرما رہے تھے کہ تم کو دینے کے لئے اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے وہ یہ جواب سن کر غصہ میں کہتا ہوا چلا گیا کہ آپ جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اس لئے غصہ دکھا رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہے جس کے پاس ایک اوقیہ سونا یا اس کے مساوی رقم ہو اس کے لئے سوال کرنا ذلت ہے۔ صحابی کہتے ہیں کہ آپ کی یہ بات سن کر میں نے سوچا کہ ہمارے پاس دودھ دینے والی ایک اونٹنی ایک اوقیہ سے زیادہ رقم کی ہے، یہ سوچ کر بغیر سوال کئے واپس چلا آیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے جو اور کشمش کی زیادہ مقدار آگئی تو آپ نے اس میں سے ہم کو عنایت فرمایا اور بغیر سوال کئے اللہ تعالیٰ نے ہماری ضرورت پوری کر دی

(المنتقیٰ، ابن جارود ص ۱۲۳)

جو شخص سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ دوسری طرف سے اس کی ضرورت پوری کر دیتا ہے اور جو لوگ صبر و شکر کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں ان میں استغنا، بے نیازی اور سیر چشمی پیدا ہو جاتی ہے اور جو لوگ صبر و شکر کی دولت سے محروم ہوتے ہیں زندگی بھر ان کا منہ کھلا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ مرنے کے بعد اس کو مٹی بھر دیتی ہے۔

ایک بزرگ کا بحری سفر

طبرستان کے علماء و مشائخ میں ایک بزرگ ابو رشید محمد بن علی شافعی متوفی ۴۷۵ھ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حج کے بعد مکہ مکرمہ میں رہ کر حدیث کی تعلیم حاصل کی اور اس کی تعلیم دی بڑے نیک عابد و زاہد بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ بحری سفر میں تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے اور ایک جزیرہ کے پاس گزرے تو دوست و احباب کو رخصت کر کے اسی جزیرہ میں اتر گئے اور کہا کہ آپ لوگ جائیے میں یہیں قیام کرنا چاہتا ہوں دوستوں نے بااصرار کہا کہ ویرانہ میں آپ قیام نہ کریں مگر نہیں مانے اور وہیں رہ گئے۔ مجبوراً لوگ ان کو چھوڑ کر آگے بڑھے تو ہوا کا شدید طوفان اٹھا اور سمندری موجوں نے جہاز کو دھکیل کر سمندری جزیرہ پر لا کھڑا کیا لوگوں نے پھر اس بزرگ سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں مگر اب کے بھی وہ انکار کرتے رہے۔ اسی طرح کئی بار جہاز چلا مگر وہ طوفان کی وجہ سے اس جزیرہ پر لگا اور لوگ ان سے ہر بار یہی کہتے رہے مگر وہ اپنے ارادہ پر قائم رہے۔ آخری بار تمام تاجروں نے کہا کہ آپ ہمارے جان و مال کی ہلاکت کے درپے معلوم ہوتے ہیں جب جب ہم آگے بڑھتے ہیں طوفان ہم کو آپ کے پاس پہنچا دیتا ہے آپ ہمارے ساتھ چلئے ان لو

جہاز پر اتر جائے گا۔ اس اجتماعی احتجاج و اصرار پر وہ بزرگ جہاز پر سوار ہو گئے اور جہاز سلامتی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ تاجروں کے ساتھ وہ بھی وہاں ٹھہرے رہے اور واپسی کے وقت پھر اسی جزیرہ میں اتر گئے اور دو سال تک وہیں قیام کیا جزیرہ میں پانی کا ایک چشمہ ان کی زندگی کا ظاہری سہارا تھا۔ پھر وہاں سے نکل کر آمل میں مستقل قیام کیا اور وہیں فوت ہوئے۔

(المنتظم ابن جوزی صفحہ ۲۰۴ ج ۹)

بزرگوں کے مکاشفات والہامات برحق ہیں مگر ان کی حیثیت بشارت و تنبیہ کی ہے۔ یہ خود ان کیلئے حجت نہیں ہیں دوسروں کے لئے کیسے ہو سکتے ہیں شیخ ابو رشید کے روحانی ذوق اور قلبی کیفیت کا احساس ہو گیا تھا کہ سمندر کے آثار اچھے نہیں ہیں اور طوفان کا خطرہ ہے انہوں نے اس روحانی احساس کی وجہ سے دوسروں کو سفر سے روکنا مناسب نہیں سمجھا اور ساتھیوں کو اپنے ذوق و وجدان کی کیفیت سے بے خبر رکھا مگر یار لوگ سمجھ گئے کہ معاملہ کیا ہے؟ آخر میں ان کو کہنا پڑا کہ آپ ہمارے جان کی تباہی کا باعث نہ بنیں اور ہمارے ساتھ چلیں۔

ویسے شیخ ابو رشید اس خطرہ کی وجہ سے نہیں رکے تھے بلکہ وہ عبادت و ریاضت کی نیت سے وہاں ٹھہرے تھے۔ چنانچہ بعد میں دو سال تک وہاں رہے آج آلات اور مشینوں کے ذریعہ سمندری طوفانوں اور ہواؤں کو معلوم کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانہ میں جہازوں پر ایسے ماہر رہا کرتے تھے جو طوفانوں اور ہواؤں کے بارے میں پہلے سے باخبر کرتے تھے۔ وہ بحریات کے ماہر اور سمندروں کے مزاج دان تھے۔ قدیم جہاز رانی میں ان سے بڑا کام لیا جاتا تھا اور اسی کام کے لئے ان کو رکھا جاتا تھا۔

بے فیض کتابیں

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمتہ اللہ علیہ اپنی دو کتاب تاریخ طبری اور تفسیر طبری کی وجہ سے بہت مشہور محدث و فقیہ اور مفسر و مورخ ہیں۔ انہوں نے عباسی وزیر ابن حسن کی خواہش پر کتاب الخفیف تصنیف کی جس کو وزیر نے پسند کر کے امام طبری کی خدمت میں ایک ہزار دینار پیش کئے۔ مگر انہوں نے یہ رقم واپس کر دی حالانکہ وہ اس زمانے میں شدید معاشی پریشانی میں مبتلا تھے (طبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۱۲۴)

بہت سے علماء و مصنفین کو ارباب دولت نے نوازا ہے اور ان کی قدر دانی کی ہے۔ اور یہ بہت اچھی بات ہے اگر جانبین میں خلوص ہو۔ علماء میں اسراف و طمع نہ ہو اور ارباب دولت کا جذبہ دینی و علمی خدمت ہو اس کے باوجود بہت سے علماء اپنے علم کو اس پیش کش سے بلند سمجھتے تھے۔ اور اس طرح کی پیش کش سے صاف انکار کر دیتے تھے۔ خاص طور پر خالص دینی کتابوں کے بارے میں بڑی شدت سے احتیاط کرتے تھے۔ ایسے علماء کی تصانیف دنیا میں زیادہ مقبول و متداول ہوئیں اور ان کا فیض خوب خوب عام ہوا۔ اختلاف اس کے جن علماء نے اپنی کتابوں کی اجرت پائی وہ محدود ہو کر رہ گئیں۔ اور ان کو قبول حاصل نہیں ہو سکا۔

مگر اب علماء کے ایک طبقہ میں یہ مرض پھیل گیا ہے کہ وہ پیسے کمانے کے لئے کتابیں لکھتے ہیں، لکھواتے ہیں اور چھاپ کر فروخت کرتے ہیں۔ بے شک مصنفین کو بھی پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کی ضرورت پوری ہونی چاہئے۔ اور وہ کتابوں پر منافع لے سکتے ہیں مگر دینی کتابوں کو خالص تجارتی اور کاروباری نقطہ نظر سے لکھنا اور بیچنا اچھا نہیں ہے۔ ایسی کتابوں سے فیض نہیں پہنچتا۔

تب اور آب

لعل بدخشان بہت قیمتی اور مشہور پتھر ہے۔ مقدسی بشاری نے لکھا ہے کہ بدخشان یاقوت کے مانند جوہر کی ایک کان ہے، یہیں سے لعل بدخشانی نکلتا ہے۔ کسی اور جگہ ایسی کان نہیں ہے نیز یہاں لاجورد، بلور اور بازہر کی کانیں ہیں۔ اسی طرح حجر الفتیلہ (بتی کا پتھر) کی کان ہے۔ یہ بردی گھاس کے مانند ہوتا ہے۔ جو آگ میں نہیں جلتا ہے تیل میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اور بتی کی طرح خود بخود جلنے لگتا ہے۔ مگر جلنے سے کم نہیں ہوتا۔ تیل سے نکال کر جلتی ہوئی آگ پر رکھ دیا جاتا ہے تو ایک گھنٹہ کے بعد اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اس سے دستر خوان بھی بنائے جاتے ہیں جب دستر خوان میلا اور گندا ہو جاتا ہے تو اس کو تنور میں ڈال دیتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد نہایت صاف ستھرا ہو جاتا ہے۔ مقدسی بشاری نے حجر الفتیلہ کے ساتھ ایک اور پتھر کا ذکر یوں کیا ہے

وبہا حجر یجعل فی البیت المظلمۃ فیضی ادنی شئی (احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم ص ۳۰۳)

ہمارے زمانے میں انکشافات و ایجادات اور تحقیقات و اختراعات جس کثرت سے ہو رہے ہیں پہلے زمانے میں اس کی مثال نہیں ملتی ہے اور آئندہ مزید ترقی ہوگی اور نئے نئے انکشافات و اختراعات ہوں گے۔ اور لوگ کہیں گے کہ پہلے زمانہ میں ان کی مثال نہیں ملتی ہے۔

اب سے ہزاروں سال کے لوگ اپنے اپنے

باقی صفحہ ۲۰ پر

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی لقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرزائے قادیانی دعویٰ تھا لامکانی۔ خیال تھا شیطانی

حقیقت مباہلہ اور مرزا قادیانی

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ کو مرزا طاہر نے اپنے تمام مخالفین کے لئے ایک مباہلہ کا اشتہار دیا جس میں لکھتا ہے کہ اب میں خدا کی طرف سے مامور ہو گیا ہوں کہ آپ لوگوں سے مباہلہ کی درخواست کروں اگر علماء کرام مخالفت سے باز نہ آئیں تو اسی مجلس میں مباہلہ کیا جائے اور مباہلہ کی اجازت کے لئے یہ کلام مجھ پر نازل ہوا ہے

نظر اللہ الیک معطرا۔ تا۔ فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین۔

ترجمہ:۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک معطر نظر سے تجھے دیکھا اور بعض لوگوں نے اپنے دلوں میں کہا کہ اے خدا کیا تو زمین پر ایک ایسے شخص کو قائم کرے گا جو دنیا میں فساد پھیلا دے گا تو خدا نے ان کو جواب دیا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور ان لوگوں نے کہا کہ اس شخص کی کتاب (مرزا کی) ایک ایسی کتاب ہے جو کذب و کفر سے بھری ہوئی ہے سو ان سے کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم مع اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے مباہلہ کریں پھر ان پر لعنت کریں جو کاذب ہیں اشتہارات صـ ۲۴۳۔ ج اول۔ آئینہ کمالات اسلام صـ ۲۱۴ پر بھی لکھا ہے کہ مباہلہ کے لئے ایک نہیں بلکہ دونوں طرف سے جماعتیں آنی چاہئیں تب مباہلہ ہوگا پھر یہی آیت لکھی بمع ترجمہ۔ تو ان کو کہہ دے کہ اپنے عزیزوں کی جماعت کے ساتھ مباہلہ کے لئے آویں ادھر ہم بھی اپنی جماعت کے ساتھ مباہلہ کے لئے آئیں گے پھر جھوٹوں پر لعنت کریں گے۔

یہی آیت اپنی مشہور کتاب انجام آتھم صـ ۴۲ پر لکھ کر ترجمہ کیا ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں پھر یہی آیت بمع ترجمہ مجموعہ اشتہارات صـ ۲۷۰ ج ۲ میں درج کی۔

دراصل یہ ایک طویل اشتہار ہے جو انجام آتھم میں صـ ۴۵ سے ۷۲ تک پھیلا ہوا ہے اور مجموعہ اشتہارات میں صـ ۲۵۷ تا صـ ۲۹۲ ج ۲ تک ہے پھر مجموعہ اشتہارات صـ ۳۰۲ ج ۲ میں لکھتے ہیں کہ یہ بھی یاد رہے کہ اصل مسنون طریق مباہلہ میں یہی ہے کہ جو لوگ ایسے مدعی سے ساتھ مباہلہ کریں جو مامور من اللہ کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کو کاذب یا کافر ٹھہرا دیں وہ ایک جماعت مباہلین کی ہو صرف ایک یا دو آدمی نہ ہوں کیوں اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ فقل تعالوا میں تعالوا کو جمع کے صیغہ کے ساتھ بیان فرمایا ہے ایسے ہی یہ مضمون انجام آتھم صـ ۳۱۹ از مرزا قادیانی پر بھی درج ہے اسی طرح مجموعہ اشتہارات صـ ۲۱۵ (جلد اول) میں لکھا کہ مسنون طریقہ مباہلہ کا یہی ہے کہ دونوں طرف سے جماعتیں حاضر ہوں۔

گویا مسنون اور شرعی طریقہ مباہلہ کا یہی ہے کہ حق و باطل کا فیصلہ کرنے کے لئے دونوں فریق ایک میدان میں حاضر ہو کر ایک دوسرے کے خلاف بد دعا کریں جیسے کہ آیت کا مفہوم ہے اس کے برخلاف جو بھی طریقہ کوئی بتلائے تو بقول مرزا صاحب وہ مباہلہ ایمانی ہرگز نہ ہوگا افغانی مباہلہ ہو تو ہو مجموعہ اشتہارات صـ ۲۱۶ پھر اسی جلد کے (صـ ۲۱۳) پر لکھا ہے کہ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں مباہلہ مسنون سے انکار نہیں اگر انکار ہے تو ایسے مباہلہ کا جس کا قرآن و حدیث سے نام و نشان نہیں ملتا اگر تم نبی کریم جیسے مباہلے کے لئے تیار ہو تو ہم بھی بحال و جان حاضر ہیں وہ آمنے سامنے ذکر طاہر جیسا تحریری!

فاعتبروا یا اولی الابصار بلکہ ایک میدان میں حاضری ضروری ہے ملاحظہ فرمائیے تحریرات مرزا قادیانی لکھتا ہے آؤ ہم ایک میدان میں دعاؤں کے ساتھ جنگ کریں مجموعہ اشتہارات صـ ۲۵۴ جلد ۲، صـ ۲۵۰ سطر آخر صـ ۲۸۸ ج ۲، میدان مقابلہ کے لئے جو تراضی فریقین سے مقرر کیا جاوے پھر بعد اس کے معہ اپنی اپنی جماعتوں کے میدان مقررہ میں حاضر ہوں صـ ۲۵۴ (جلد ۲) نیز مجموعہ اشتہارات صـ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۷، ۴۲۸ جلد اول اگر ایک سال تک ایسا آدمی جو مباہلہ کے میدان میں آئے نیز لکھا جو میرے مقابل میں مباہلہ کے میدان میں آوے انجام آتھم (صـ ۳۳)۔

مندرجہ بالا عبارات مرزا سے واضح ہو گیا کہ از روئے شرع اور لغت عربی میں مباہلہ کا معنی ہی یہ ہے کہ دونوں فریق ایک مقرر وقت اور جگہ پر اکٹھے ہوں اور ایک دوسرے کے خلاف بد دعا کریں یہی مفہوم مرزا قادیانی نے اپنی مشہور کتاب اربعین نمبر ۲ صـ ۲۹ کے حاشیہ پر بھی لکھا ہے۔

پھر یہ بھی وضاحت ہو گئی کہ مباہلہ غیر اجتہادی امور میں ہوتا ہے اور وہ صرف مامور من اللہ اور صاحب وحی ہی کر سکتا ہے۔

چنانچہ مرزا اپنے طویل اشتہار مندرجہ انجام آتھم کے صـ ۶۶ پر لکھتا ہے سو اٹھو اور مباہلہ کے لئے تیار ہو جاؤ تصفیہ کے لئے مجھ سے مباہلہ کر لو پھر چند سطر بعد لکھتا کہ یوں ہوگا کہ تاریخ اور مقام مباہلہ کے مقرر ہونے کے بعد ان تمام الہامات کا پرچہ لکھ کر ہاتھ میں لے کر میدان مباہلہ میں حاضر ہوں گا اور دعا کروں گا کہ یا الٰہی اگر یہ الہامات جھوٹے ہیں تو ایک سال گزرنے سے پہلے مجھے مار دے یا عذاب میں مبتلا کر دے جو موت سے بھی بدتر ہو۔

(صـ ۶۶) پر لکھا کہ فریق ثانی سے جو بھی مباہلہ کے لئے حاضر ہو وہ یہ دعا کرے۔

(صـ ۶۷) پر لکھا کہ میرے مباہلہ کے لئے شرط یہ ہے کہ کم از کم دس آدمی آدیں اور جس قدر زیادہ ہوں گے میری خوشی اور مراد ہوگی مباہلہ کے بعد اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے آپ کو کاذب سمجھوں گا۔

صہ ۶۶، ۶۷ پر لکھتا ہے کہ منہ جملہ ذیل علمائے اسلام (جنکی تعداد ۱۱۰ اور دوسری جگہ ۲۵ مزید ملا کر ۱۳۵ کر لی) جن کو میں نے مباہلہ کے لئے بلایا ہے وہ تاریخ اور وقت مقرر کر کے جلد میدان مباہلہ میں آ دیں پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۴ پر دوبارہ دعوت مباہلہ دی کہ مباہلہ کے بعد اگر کوئی اس کے اثر سے محفوظ رہا تو میں اپنے آپ کو جھوٹا ہونے کا اقرار کر لوں گا اور لکھا کہ میں آسمانی فیصلہ کے لئے ایک منکر کو مباہلہ کی درخواست کرتا ہوں اور کم از کم وہ دس آدمی ہوں صفحہ ۳۱ پر پھر دعوت مباہلہ کو دھرایا صہ ۳۱ پر پھر ہر ایک مکذب کو با اصرار دعوت دی پھر دعائے مباہلہ بھی لکھی۔

نوٹ: یاد رہے کہ مرزا قادیانی طبیعت کے ہاتھوں مجبور تھے۔ دعوت مباہلہ دیتے ہوئے کبھی ٹھٹھک بھی جاتا ہے چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۸۲ پر لکھ دیا کہ

ھذہ منا خاتمۃ المخاطبات الیوم تقیضنا کان علینا من التبلیغات (انجام آتھم صہ ۲۸۲)

حتیٰ کہ ایک دفعہ تو اتنے سٹپٹائے کہ پیر مہر علی شاہؒ کے مقابلہ میں معمولی بحث سے بھی مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔ (مجموعہ اشتہارات صہ ۴۴۸ جلد ۳) مگر پھر وہی رٹ لگانا شروع کر دی صہ ۴۴۹ سے آگے پھر بھی اعلان ہو رہا ہے۔

صفحہ ۴۱۸ پر طریقہ مباہلہ بیان کرنے کے بعد ایک رعایتی صورت یہ پیش کی کہ وہ لوگ جو پچاس کوس سے زیادہ دور ہیں وہ بذریعہ اشتہار بد دعا کریں مگر جو لوگ اس سے کم فاصلہ پر ہوں ان کو لازمی ہے کہ وہ آمنے سامنے آ کر مباہلہ کریں کہ آدھی مسافت میں طے کروں اور آدھی وہ۔ گویا کسی مرکزی شہر میں یہ میدان مباہلہ طے ہو یہ ہماری آخری اتمام حجت ہے۔

یہ تمام تفاصیل یعنی آیت مباہلہ اور اس کا ترجمہ مباہلہ کا مفہوم از روئے شرع و سنت اور اس کی عملی صورت مرزا صاحب کی طرف سے ہے یہی تفاصیل اسی آیت آل عمران نمبر ۶۱ کے تحت مولوی محمد علی لاہوری مرزائی نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں درج کی کہ آنحضرتؐ نے وفد نجران کے مقابلہ میں اپنے متعلقین لے کر نکلے مگر عیسائیوں کو جرأت عملی طور پر نہ ہوئی مرزا صاحب نے مولانا عبدالحق غزنوی کے ساتھ امرتسر کی عیدگاہ میں ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو مباہلہ کیا۔

یہ تحریری صورت مرزا قادیانی نے ایک دو جگہ تحریر کی ہے مگر اصل مباہلہ مسنونہ جس کی مرزا قادیانی نے وضاحت کر دی ہے کہ اصل مباہلہ مسنون ہے دوسرا اضافی ہے تو جب ایمانی ہو سکتا ہے تو اضافی کی کیا ضرورت اس کے بعد جب مرزا صاحب ہر ایک کو موت ہی کی دھمکی دیتے دیتے الہامی قاتل کا لقب حاصل کر چکے تو ایک دفعہ عدالت گورداسپور نے ۱۸۹۹ء میں خوب تنبیہ کی تو مرزا نے ایک معاہدہ دستخطی فریقین لکھ دیا کہ آئندہ میں اور میری جماعت بھی دعوت مباہلہ نہ دیں گے حالانکہ اس سے پہلے اس دعوت مباہلہ کو خدا کی وحی اور حکم لکھ چکے ہیں مگر اب اس سے دستبردار ہو گئے کہ میں کسی کو دعوت مباہلہ نہ دوں گا اور یہی حکم اپنی جماعت کو بھی دوں گا چنانچہ مرزا قادیانی بقیہ تمام زندگی اس کی پابندی بھی کرتا رہا حتیٰ کہ ایک موقعہ پر لکھتا ہے کہ ہم نے اپنی طرف سے رسم مباہلہ ختم کر دی ہے حقیقۃ الوحی صہ ۴۶ اعجاز احمدی صہ ۱۴ کیونکہ مباہلہ کی پابندی ہمیں مانع ہے مگر عادت پوری کرنے کے لئے اپنی مشہور کتاب اربعین نمبر ۲ صہ ۲۰ پر مباہلہ سے بچتے ہوئے یعنی عدالتی معاہدہ کی پابندی کرتے ہوئے ایک نیا طریقہ فیصلہ تحریر کرتے ہیں کہ بٹالہ، امرتسر یا لاہور میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کرو میں بھی اپنی جماعت لے کر حاضر ہو جاؤں گا پہلے تمام مسلمان دعا کریں کہ اے اللہ اگر یہ مرزا مفتری اور کذاب ہے نہ مسیح موعود ہے نہ مہدی تو اس فتنہ کو مسلمانوں سے دور کر اور اس کے شر سے مسلمانوں کو بچا جیسے تو نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو دنیا سے اٹھا کر مسلمانوں کو شر سے بچایا تھا اور ہم سب آمین کہیں گے پھر میں بھی یہی دعا کروں گا کہ اے اللہ اگر میں ان الہامات میں مفتری کذاب ہوں تو ایک سال کے اندر اندر دنیا سے میرا نشان مٹا ڈال تو یہ طریق مباہلہ بھی نہ ہوگا اور فیصلہ ہو جائے گا بصورت کذب بد دعا میرے لئے ہی ہوگی اربعین اربعین صہ ۲۵ نمبر ۲ روحانی خزائن مطبوعہ ربوہ صہ ۳۷۲ (جلد ۱۷) شاباش مرزا صاحب نے خوب کیا، مرزائی حضرات اس تحریر کو بار بار پڑھیں اور مرزا طاہر کو اس طریق پر آمادہ کریں کیونکہ وہ فلف ہتھکنڈے استعمال کر کے راہ فرار اختیار کر رہا ہے کہ میری تحریر پر دستخط کر دو سامنے آنا ضروری نہیں حالانکہ اس کا دادا مدعی نبوت آمنے سامنے ہونے کو لازمی قرار دے رہے ہیں۔

علاوہ ازیں مرزا قادیانی عملی طور پر بھی یہ بازی ہار چکا ہے ۱۳۱۰ھ میں مولانا عبدالحق کے ساتھ امرتسر کی عیدگاہ میں مباہلہ کیا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے تو اس کے مطابق مرزا قادیانی مولانا سے قبل ہی آنجہانی ہو گیا۔

اسی طرح ڈاکٹر عبدالحکیم کے ساتھ اکھاڑا بازی ہوئی تو اس نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء میں پیش گوئی کی مرزا تین سال تک ہلاک ہو جائے گا چنانچہ اس کے نتیجہ میں مرزا قادیانی دو سال سے قبل ہی جہنم مکانی ہو گیا۔ حالانکہ اس کے مقابلہ میں مرزا نے بھی لاف زنی کی تھی کہ وہ مغلوب ہوگا دیکھئے مجموعہ اشتہارات صہ ۵۰۹ جلد ۳

آخرکار مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ کے طور پر یکطرفہ دعا مانگی کہ اے اللہ میں اگر بقول ثناء اللہ مفتری اور کذاب ہوں تو جھوٹے کو سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے وہ بھی عام موت سے نہیں بلکہ طاعون، ہیضہ وغیرہ مرض مہلک سے تو چنانچہ مرزا یہ بازی بھی صرف ایک سال تک ہار کر آنجہانی ہو گئے اور ادھر مولانا صاحب ۴۰ سال زندگی گزار کر ۱۹۴۸ء میں فوت ہوئے الحمدللہ دیکھئے مجموعہ اشتہارات مطبوعہ ربوہ صہ ۵۷۸ جلد ۳۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

اکابر کا طلب علم میں انہماک

سلسلہ ۲

مرتبہ: عبدالغفور، متعلم دارالعلوم ـــــ بری بیڈفورڈ

افادات: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

اس ناکارہ کا معمول ابتدائی مدرسی یعنی ۳۵ھ سے ایک وقت کھانے کا ہوگیا تھا جس کی ابتداء تو حرج سے ہوئی تھی کہ رات کے کھانے میں بھی مطالعہ کا حرج ہوتا ہے، نیند بھی جلدی آتی تھی، پانی بھی زیادہ پیا جاتا تھا۔ ابتداءً میری ایک چھوٹی بہن مرحومہ کھانا لے کر اوپر میری کوٹھڑی میں پہنچ جاتی اور لقمہ بنا کر میرے منہ میں دیتی رہتی اور دیکھتی رہتی کہ جب منہ چلنا بند ہوجاتا تو وہ دوسرا لقمہ دے دیا کرتی تھی۔ اس ناکارہ کو تو التفات بھی نہ ہوتا تھا کہ کیا کھلایا۔ ایک یا دو سال بعد اس کو بھی بند کر دیا اس زمانہ میں بھوک خوب لگتی تھی مگر حرج کا اثر بھوک پر غالب تھا۔ چند سال بعد بھوک تو جاتی رہی۔

(آپ بیتی خاتم: حصہ ۵/ ۲۲)

میں آپ بیتی نمبر ۴ صفحہ ۱۶۲ میں اپنے والد صاحب کے حالات میں لکھوا چکا ہوں کہ میرے والد صاحب کے طالب علمی کے زمانہ میں ڈاکٹروں نے یہ کہہ دیا تھا کہ ان کی آنکھوں میں نزول الماء شروع ہوگیا کتب بینی ہرگز نہ کیا کریں وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ خبر سن کر کتب بینی میں اتنی محنت کی اس خیال سے کہ پھر تو آنکھیں جاتی رہیں گی، جو کرنا ہے ابھی کرلیں۔ اسی میں یہ بھی لکھا ہے کہ مدرسہ حسین بخش والوں کا اصرار ان کے والد یعنی میرے دادا پر تھا کہ وہ دورہ حدیث میں شریک ہوں جس پر والد صاحب نے انکار کر دیا لیکن امتحان میں شرکت قبول کرلی۔ نظام الدین کے ایک حجرہ میں جو بہت تنگ و تاریک تھا اور اس میں جنگل کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا تھا۔ جہاں پر اب کھڑکی ہے اس میں شب و روز مطالعہ میں مشغول رہتے اور دو ایک لڑکے اس پر متعین تھے کہ ہر اذان کے بعد وہ ایک لوٹے وضو، استنجاء کے لیے رکھ دیں اور دونوں وقت کھانا لاکر اس کھڑکی میں سے میرے پاس رکھ دیں۔ اسی زمانہ میں کاندھلہ سے ایک تار شادی کے سلسلہ میں ان کے بلانے کا آیا تو نظام الدین کے حضرات نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ وہ کوئی صاحب یہاں نہیں ہے فرمایا کرتے تھے کہ میں نے پانچ چھ ماہ میں بخاری شریف، سیرت ابن ہشام، طحاوی، ہدایہ، فتح القدیر اتنے انہماک سے دیکھیں کہ جس کے بعد امتحان کی تعریف حضرت سہارنپوری نے بہت مجمع میں کی اور اس بناء پر حضرت گنگوہی سے سفارش کی، جس پر حضرت گنگوہی نے آخری دورہ پڑھایا۔ وہ فرماتے تھے کہ سبق کے بعد سب سے پہلے استاد کی تقریر عربی میں نقل کرتا تھا، اس کی علاوہ سے دوسرے رفقاء درس اردو میں اپنی اپنی تقریریں نقل کیا کرتے تھے۔ یہ قصہ بھی گزر چکا پورے دورے میں ان کی ایک حدیث بھی ایسی نہ گزری جو استاد کے سامنے نہ پڑھی گئی ہو۔

(آپ بیتی: ۴ ۱۵۵)

یہ مولوی شبیر محمد ولایتی کا قصہ بھی بہت مفصل لکھوا چکا ہوں۔ کہ میرے والد صاحب نے ان کو چار ماہ میں پورا دورہ گنگوہ میں پڑھایا۔ عشاء کے بعد سبق شروع ہوتا اور سحر تک جاری رہتا۔

فوائد جامعہ ناقلہ صفحہ ۱۱ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ پڑھنے کے زمانے میں جاڑے کی سخت ٹھنڈی ہوا اور گرمی کی چلچلاتی دھوپ میں ہر روز دو بار دہلی کے مدرسہ میں جاتا تھا۔ جو غالباً ہمارے مکان سے دو میل کے فاصلے پر ہوگا۔ دوپہر کو گھر میں بس اتنی دیر قیام رہتا جتنی دیر میں ایسے چند لقمے کھالیتا جو عادۃً صحت جسم کو برقرار رکھے بسا اوقات ایسا ہوتا کہ سحر سے پہلے مدرسہ پہنچ جاتا اور چراغ کے سامنے صبح تک ایک جزو لکھ لیتا۔ عجیب تر بات یہ کہ تمام اوقات پڑھی ہوئی کتب اور کتابوں کی بحث اور تکرار میں مشغول ہوتا۔ پھر بھی ان میں شروح اور حواشی کو جو مطالعہ سے گزرتی قلم بند کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ میرے والدین فرمایا کرتے تھے کہ رات کو وقت پر سو جایا کرو اور دن میں کچھ وقت بچوں کے ساتھ کھیلا کرو۔ میں کہتا آخر کھیل کود سے غرض تو دل ہی کو خوش کرنا ہے میرا جی اسی سے خوش ہوتا ہے کہ میں کچھ پڑھوں اور لکھوں۔

اعلیٰ حضرت گنگوہی کا علمی انہماک

ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ میں شاہ عبدالغنی صاحب کی خدمت میں جب پڑھا کرتا تھا جہاں پر میرا کھانا مقرر تھا وہاں خود لینے جایا کرتا تھا۔ راستہ میں ایک مجذوب پڑے رہا کرتے تھے۔ ہمیں پڑھنے کی طرف اس قدر مشغولی تھی کہ درویشی کیا کسی چیز کی طرف بھی طبیعت کو التفات نہ تھا۔ ایک روز وہ مجذوب مجھ سے بول کر:

"مولوی تو کہاں جایا کرتا ہے؟" میں نے

عرض کیا کھانا لینے جایا کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ "تمہیں مجھ کو دونوں وقت اس طرف جاتا دیکھتا ہوں کیا راستہ دوسرا نہیں ہے؟" میں نے عرض کیا۔ دوسرا راستہ بازار سے ہو کر ہے وہاں ہر قسم کی چیز پر نگاہ پڑتی ہے۔ شاید کسی چیز کو دیکھ کر طبیعت کو پریشانی ہو۔ مجذوب نے کہا۔ "ایسا معلوم ہوتا ہے تجھے خرچ کی تکلیف رہتی ہے۔ میں تجھ کو سونا بنانا بتلا دوں گا تو میرے پاس کسی وقت آ جیو۔" میں اس وقت تو حاضری کا اقرار کر آیا مگر خانقاہ پہنچ کر پڑھنے لکھنے میں یاد ہی نہ رہا۔ دوسرے دن وہ مجذوب پھر ملے اور کہا۔

"مولوی تو آیا نہیں؟" میں نے کہا مجھے پڑھنے سے فرصت نہیں ہوئی جمعے کے دن آؤں گا۔

الغرض جمعہ آیا اور اس دن بھی کتاب وغیرہ دیکھنے میں مجھے یاد نہ رہا۔ اور وہ پھر ملے۔ پھر انہوں نے کہا۔

"مولوی تو وعدہ کر گیا تھا اور نہیں آیا!" میں نے عرض کیا مجھے تو یاد نہیں رہا۔ آخر دوسرے جمعہ کا وعدہ کیا۔ اور اسی طرح کئی جمعہ بھولا۔ آخر ایک جمعہ کو وہ مجذوب خود میرے پاس خانقاہ میں آئے اور مجھے شاہ نظام الدین صاحب کی درگاہ میں لے گئے۔ وہاں ایک گھاس مجھے دکھائی اور مقامات بتلائے۔ کہ فلاں فلاں جگہ یہ گھاس ملتی ہے اور مجھ سے کہا خوب دیکھ لے۔ میں نے اچھی طرح پہچان لی۔ آخر وہ تھوڑی سی توڑ کر لائے اور میرے حجرہ میں آ کر مجھے سامنے جھلا کر اسے سونا بنایا سونا بن گیا۔ اور مجھے بنانا آ گیا۔ وہ مجذوب مجھ سے یہ کہہ کر کہ اس کو بیچ کر اپنے کام میں لائیں اور اپنے مقام پر چلے گئے۔ مجھے کتاب کے مطالعہ کے آگے اتنی مہلت کہاں تھی کہ اس کو بازار میں بیچنے جاؤں۔ آخر دوسرے دن وہ مجذوب پھر ملے اور کہا۔

"مولوی تو نے وہ سونا بیچا نہیں، خیر میں ہی بیچ لاؤں گا۔ دوسرے وقت آئے اور میرے پاس سے وہ لے گئے۔ اور بیچ کر اس کی قیمت مجھ کو لا دی۔ پھر ایک روز وہی مجذوب ملے اور کہنے لگے۔ مولوی میں یہاں سے جاتا ہوں. تو میرے ساتھ چل اور اس بوٹی کو پھر دیکھ لے۔ غرض پھر مجھے ساتھ لے گئے اور سلطان جی صاحب میں وہ بوٹی پھر دکھائی۔ اس کے بعد پھر کہیں چلے گئے۔

(تذکرۃ الرشید ۲ صفحہ ۲۸۸)

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ جب استاذی مولانا مملوک علی صاحب نانوتوی کی خدمت میں پڑھتا تھا میرے تمام بدن کے اوپر خارش نکل آئی۔ میں ہاتھوں میں دستانہ پہن کر سبق پڑھنے کے لیے حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ان ایام میں بھی ایک دن سبق ناغہ نہیں کیا۔ ایک روز مجھ کو خارش میں مبتلا دیکھ کر حضرت استاذی نے فرمایا۔ میاں رشید تمہارا تو کھال ہو گیا، بقول شخصے:

قرآن و حدیث کی روشنی میں

اپنے تمام گھریلو، روحانی و جسمانی مسائل کا حل مفت معلوم کریں

ہدایات: مریض اور مریض کی والدہ کا نام تحریر فرمائیں۔ جوابی لفافہ مع مکمل پتہ کے ارسال فرمائیں۔ اور مختصر تحریر فرمائیں۔

عبدالقادر قادری

ادارہ اصلاح و خدمت انسانیت۔ سی۔ پی۔ او بکس نمبر ۱۳۳۱۴ کوڈ نمبر ۷۴۰۰۰ کراچی

گلشن و خیل آرزو دل بچہ مدعا دھم
تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

(تذکرۃ الرشید ۲ صفحہ ۲۲۶)

مشائخ کاندھلہ صفحہ ۱۷۱، میں مفتی الٰہی بخش صاحب کے متعلق ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ دہلی میں بعض علماء کے درمیان مسائل میں بحث ہو گئی اور آپس میں طے کر لیا گیا۔ شاہ دہلی نے اس کو قلم بند کرا کر ایک شتر سوار کے ہاتھ کاندھلہ مفتی صاحب کے پاس بھیجا۔ شتر سوار مغرب کے وقت پہنچا اور مفتی صاحب کی خدمت میں وہ سوال پیش کیے۔ مفتی صاحب نے اسی مجلس میں برجستہ ان کو جواب مع حوالہ کتب تحریر فرما کر طلباء کے حوالے کیے کہ ان حوالوں کو اصل کتب سے ملا لیں۔ اور خود کھانا کھانے اندر تشریف لے گئے۔ اتنے میں حضرت صاحب کھانا کھا کر تشریف لائے طلباء نے حوالوں کا کتابوں سے مقابلہ کر لیا تھا۔ اور اسی وقت لفافہ میں بند کر کے شتر سوار کے حوالہ کر دیا۔ شتر سوار نے عرض کیا حضور شاہی حکم یہ ہے کہ جواب ملنے تک ٹھہرنا اس کے بعد دیر نہ کرنا۔ حضور میں صبح کا چلا ہوا ہوں، تھک رہا ہوں، حضور جواب صبح کو عطا فرما دیں۔

چنانچہ مفتی صاحب نے صبح کو عطا کیا۔ اور شام تک دہلی پہنچ گیا۔ اور جب ان جوابات کو علماء کرام کے سامنے رکھا گیا تو سب نے ان کی صحت کو تسلیم کیا۔ اور حیران رہ گئے کہ ایسے مسائل کا اتنا مدلل جواب۔ اس تھوڑے سے وقت میں کس طرح لکھا فقط۔

درسِ قرآن

سلطنت و حکومت اور عزت و ذلت کا مالک

صرف اللہ جل جلالہ

از ـــــ حضرت مولانا محمد احمد صاحب ـــــ کراچی

قرآن کریم کی سورۃ آل عمران میں ہے :

قل اللّٰھم مالک الملک ..... بغیر حساب

ترجمہ : آپ یوں کہیے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے آپ ملک جس کو چاہے دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں سب بھلائی۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔ آپ رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کر دیتے ہیں اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکال لیتے ہیں اور بے جان چیز کو جاندار سے نکال لیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں بے شمار رزق عطا کرتے ہیں۔

تفسیر و تشریح :۔ پہلی آیات میں منکرین اسلام خصوصاً یہود کے عناد اور تعصب کا ذکر ہوا تھا اور یہ کفار دنیا اور سامان دنیا پر مغرور اور نازاں و شاداں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب و احباب کو فقر و فاقہ ہونے اور حکومت و سلطنت نہ ہونے کی وجہ سے بنظر حقارت دیکھتے تھے اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ سلطنت و حکومت کا عروج و زوال اور عزت و ذلت سب خدا کے ہاتھ میں ہے اس لئے اہل اسلام کو حکم ہوا کہ خداوند ذوالجلال والاکرام سے اس طرح دعا مانگو جیسا کہ ان آیات میں تعلیم فرمایا گیا۔ اُسے کسی بے سروسامان قوم کو حکومت و سلطنت عطا کر دینا اور مغرور اور متکبر حکمران صاحب سلطنت و تخت و تاج کو ذلیل و خوار کر کے اس کی سلطنت چھین لینا کیا مشکل ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ان آیات میں نصاریٰ کے وفد نجران کے رئیس و سردار ابو حارثہ جس کا ذکر سورت کے ابتدائی درس میں آچکا ہے اور جس نے دنیا کے مال و دولت اور اعزاز و اکرام کے لالچ میں قبول اسلام سے انکار کر دیا تھا اور کہا تھا کہ ہم اگر اسلام قبول کر لیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آئیں تو روم کے عیسائی بادشاہ جو ہماری عزت اور بے انتہا مالی خدمت کرتے ہیں سب بند کر دیں گے تو اس دعا میں اس کے جواب کی طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ جن بادشاہوں کی سلطنت اور ان کی دی ہوئی عزتوں پر تم فریفتہ ہو رہے ہو تو خوب سمجھ لو کہ سلطنت و حکومت اور عزت کا اصلی مالک خداوند قدوس ہے اسی کے قبضہ قدرت میں ہے جس کو چاہے سلطنت دے جس سے چاہے سلب کرے کیا یہ امکان نہیں کہ روم اور فارس کی سلطنتیں اور عزتیں چھین کر مسلمانوں کو دے دی جائیں اور یہ مادی سلطنت و حکومت کیا چیز ہے جب خداوند قادر حکیم نے روحانی سلطنت و عزت کا آخری مقام یعنی منصب نبوت و رسالت بنی اسرائیل سے منتقل کر کے بنی اسماعیل میں پہنچا دیا تو روم اور فارس کی ظاہری سلطنتوں کا عرب کے بے سروسامان مسلمانوں کی طرف منتقل کر دینا کیا مستبعد ہے گویا یہ دعا ایک طرح کی پیشین گوئی بھی تھی کہ عنقریب دنیا کی کایا پلٹ ہونے والی ہے جو قوم عرب دنیا سے الگ تھلگ پڑی تھی عزتوں اور سلطنتوں کی مالک ہوگی اور جو بادشاہت کر رہے تھے وہ اپنی بداعمالیوں کی بدولت پستی اور ذلت کے غار میں گرائے جائیں گے اور الحمد للہ حق تعالیٰ نے چند ہی سال میں دکھلا دیا کہ روم فارس کی عظیم الشان سلطنتیں اور قیصر و کسریٰ کے خزانے حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانہ میں کس طرح مجاہدین اسلام کے قدموں سے روندے گئے اور اہل اسلام ان کے مالک بنے

ان آیات کے شان نزول کے سلسلہ میں مفسرین نے لکھا ہے کہ غزوہ احزاب میں جس کو اسلامی تاریخ میں غزوہ خندق کے نام سے موسوم کیا گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مدینہ سے باہر ایک عظیم خندق کھودنے کا حکم دیا تھا اور ہر دس نفر کو چالیس ہاتھ کھودنے پر مقرر فرمایا تھا اور یہ خندق کئی میل لمبی اور خاصی گہری اور چوڑی تھی تاکہ غنیم اس کو عبور نہ کر سکے جاں نثار صحابہ کرامؓ بڑی محنت سے دن رات اس میں مشغول تھے اور مسلسل بھوکے رہ کر یہ کام انجام دیا جا رہا تھا سید الانبیاء فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ہمراہ اس کھدائی کے کام میں شریک تھے اتفاقاً خندق کے ایک حصہ میں پتھر کی ایک بڑی چٹان نکل آئی جن حضرات صحابہؓ کے حصہ میں خندق کا یہ ٹکڑا تھا وہ اپنی پوری قوت صرف کر کے چٹان کو توڑنے سے عاجز ہو گئے تو حضرت سلمان فارسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ اب حضور کا حکم کیا ہے ہم تو اس چٹان کو توڑنے سے عاجز ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت موقع پر تشریف لائے اور کدال آہنی دست مبارک میں لے کر ایک ضرب لگائی تو اس چٹان کے ٹکڑے ہو گئے اور ایک آگ کا شعلہ برآمد ہوا جس سے دور تک روشنی پھیل گئی آنحضرت نے تکبیر پڑھی یعنی اللہ اکبر کہا اور صحابہ نے بھی آپؐ کے ساتھ اللہ اکبر کہا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس روشنی میں حیرہ ملک فارس کے محلات و عمارات دکھلائی گئیں پھر آپؐ نے دوسری ضرب لگائی اس سے بھی ایک روشنی نمودار ہوئی آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس روشنی میں رومیوں کے سرخ سرخ محلات و عمارات دکھلائی گئیں یہ کہہ کر آپؐ نے تیسری بار کدال ماری جس سے پھر ویسی ہی روشنی نمودار ہوئی

تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس روشنی میں صنعا ریمن کے عظیم محلات دکھلائے گئے اور فرمایا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ مجھے جبرائیل امین نے خبر دی ہے کہ میری امت ان تمام ممالک پر غالب آئے گی منافقین مدینہ نے یہ سنا تو اُن کا استہزاء و تمسخر کا موقع ہاتھ آیا اور مسلمانوں کا مذاق اُڑایا اور کہنے لگے کہ تم لوگ خوف سے دشمن کے مقابلہ میں خندق کھودنے میں اس طرح مصروف ہو کر اپنی ضروریات کا بھی ہوش نہیں اور ملک فارس روم اور یمن کی فتوحات کے خواب دیکھ رہے ہو حق تعالیٰ نے ان بے خبر ظالموں کے جواب میں یہ آیات نازل فرمائیں جن میں مناجات اور دعا کے پیرایہ میں حق جل وعلا شانہ کی قدرت کاملہ کا بیان ایک نہایت بلیغ انداز سے فرمایا گیا اور فارس و روم کی فتوحات کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا اور غافل و جاہل دشمنان اسلام کو تنبیہ کی گئی کہ تم ظاہری شان و شوکت کے پرستار یہ نہیں جانتے کہ دنیا کی ساری طاقتیں اور حکومتیں سب ایک ذات پاک کے قبضہ قدرت میں ہیں عزت و ذلت اسی کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ اس پر وہ قادر ہے کہ بے سرو سامانوں کو تخت و تاج کا مالک بنا دے اور بڑے بڑے مغرور اور متکبر حکمرانوں سے سلطنت چھین لے چنانچہ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے ارشاد ہوتا ہے۔

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے یوں کہیئے اے اللہ، مالک تمام ملک کے۔ آپ ملک کا جتنا حصہ چاہیں جس کو چاہیں دے دیتے ہیں اور جس کے قبضہ سے چاہیں ملک کا حصہ لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں آپ بعض فصلوں میں رات کے اجزاء کو دن میں داخل کر دیتے ہیں جس سے بڑا دن ہونے لگتا ہے اور بعض فصلوں میں دن کے اجزاء کو رات میں داخل کر دیتے ہیں جس سے رات بڑھنے لگتی ہے اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکال لیتے ہیں (جیسے انڈے سے بچہ) اور بے جان چیز کو جاندار سے نکال لیتے ہیں (جیسے پرندے سے انڈا) اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں (یعنی ایسا قادر مطلق اگر ضعیفوں اور کمزوروں کو بڑی بڑی سلطنتوں کا مالک بنا دے تو اس میں حیرت اور تعجب کی کیا بات ہے؟"

تکلیف کی قیمت!

حکمرانوں کیلئے لمحہ فکریہ

محمد اکرم طوفانی

حضرت عمرؓ ایک دفعہ رات کے وقت مدینہ شریف کی گلیوں میں گشت فرما رہے تھے اچانک آپ کی نظر ایک خیمے پر پڑی جس میں دیا جگمگا رہا تھا۔ آپؓ خیمہ کے قریب ہو کر دیکھا کہ بڑھیا بیٹھی ہے آپ نے قریب ہو کر بڑھیا سے پوچھا۔ بڑی بی عمرؓ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ بڑھیا نے جواب دیا۔ خدا عمر کا بھلا نہ کرے۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر بولے۔ بڑی بی! تم نے یہ بددعا کیوں دی؟ عمر سے ایسا کیا قصور ہو گیا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی۔ عمرؓ نے آج تک مجھ غریب اور بے کس کی خبر نہیں لی۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ بھلا عمر کو کیا خبر کہ اس خیمے میں کوئی ایسی عورت رہتی ہے جس کو عمرؓ کی مدد درکار ہے۔ بڑھیا نے بے ساختہ جواب دیا۔ واہ یہ بھی خوب ہے۔ ایک شخص لوگوں کا حاکم ہو اور اسے لوگوں کی خبر نہ ہو۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور اپنے آپ سے کہنے لگے تجھ سے تو یہ بڑھیا ہی عقل مند نکلی ہے۔ پھر آپ نے بڑھیا سے کہا بڑی بی! تجھے جو تکلیف عمر سے پہنچی ہے میرے ہاتھ بیچ دو تاکہ قیامت کے دن عمر سزا سے بچ جائے جو تم مانگو گی دے دوں گا۔ بڑھیا بولی۔ اچھا تو پچیس (۲۵) دینار دے دو۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اچانک حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ بھی وہاں آ نکلے اور انہوں نے حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا تو بڑھیا کو پتہ چلا کہ یہ تو خود ہی حضرت عمرؓ ہیں۔ وہ بڑی پریشان ہوئی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے کہا بڑی بی گھبراؤ مت۔ خدا مجھ پر رحم کرے۔ تم بالکل سچی ہو پھر آپ نے کاغذ پر یہ عبارت لکھی کہ عمر بن خطاب نے اس بڑھیا سے اس کی تکلیف اور پریشانی جو اسے عمر کی خلافت شروع ہونے سے اب تک پہنچی ہے ۲۵ دینار میں خرید لی ہے۔ اب یہ بڑھیا قیامت کے دن اللہ کے سامنے شکایت نہ کرے گی۔ حضرت علی اور ابن مسعود سے بطور گواہ کے دستخط کروائے اور ۲۵ دینار بڑھیا کو دے دیئے اور پھر یہ کاغذ کا ٹکڑا اپنے بیٹے کو دے کر کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو یہ کاغذ میرے کفن میں رکھ دینا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کو رعایا کے دکھ درد کا کس قدر خیال رہتا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ خود تکلیف اٹھالیں لیکن رعایا کو کسی طرح تکلیف نہ ہونے پائے۔ اور آج کل مساوات کے علمبردار اور غریبوں کی غم خوار جمہوریت کے پجاری خود تو عالی شان محلات اور ائیر کنڈیشنڈ بنگلوں میں رہتے ہیں اور رعایا کا یہ حال ہے کہ سیلاب زدگان ابھی تک کھلے میدان میں سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں۔ اور ان یخ بستہ سردیوں میں کے بچوں کو سر چھپانے کے لئے سایہ بھی میسر نہیں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم مساوات کے علمبردار ہیں۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

تو گویا یہاں تعلیم دی جا رہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے جو تمام ملک کے مالک حقیقی ہیں حکومت و سلطنت کی درخواست کریں کیوں کہ جو کام ہزار نصیحتوں سے نہیں نکلتا وہ سلطنت و حکومت کے ایک حکم سے نہایت آسانی سے نکل جاتا ہے گو حکومت کی طرف سے کوئی جبر و تعدی بھی نہ ہو۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی سلطنت ضرور مطلوب ہے جیسا کہ اس دعا سے مفہوم ہوتا ہے مگر اس کا مقصد صرف اسلام کو قوت پہنچانا اور اس کی حفاظت کرنا۔ نہ کہ تحصیل جاہ و مال اور نہ دوسری قوموں پر رشک و حسد وغیرہ کیوں کہ یہ امور شریعت اسلامیہ میں خود منہی عنہ اور ناجائز ہیں پس ان کے لئے سلطنت و حکومت کیوں کر مطلوب شرعی ہو سکتی ہے ہمارے زمانہ کے لوگوں نے اسلام کو پس پشت ڈال کر سلطنت کو مطلوب بنا رکھا ہے اور اس کی تحصیل کے لئے ہر قسم کے ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں خواہ وہ اسلام کے اغراض و مقاصد کے کتنے ہی مخالف کیوں نہ ہوں۔ پھر غضب یہ ہے کہ اس طرح تحصیل سلطنت کو فرض مذہبی بتایا جاتا ہے ہم پھر کہتے ہیں کہ اسلام میں سلطنت ضرور مطلوب ہے مگر محض خدا کے لئے اور اسلام کے نفع کے لئے۔ اس لئے کہ اس سے خود اسلام ہی کو صدمہ پہنچایا جائے اور اس کے لئے وہ ذرائع اختیار کئے جائیں جو خود اسلام ہی کی بیخ کنی کریں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین کی سمجھ اور نیک و بد میں امتیاز کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ دیکھئے سلطنت و حکومت میں ایک قدرتی اثر ہے جذب قلوب کا اور جس قوم کے پاس سلطنت ہوتی ہے اس کے افعال و اقوال اس کی وضع قطع۔ اس کی طرز معیشت وغیرہ سب رعایا کو پیاری معلوم ہوتی ہے اور لوگ بالاختیار خود بلا جبر و اکراہ ان کو قبول کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال تو ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت کی آپ میں سے بہت سوں کے سامنے ہے کہ ہندوستان کے عوام پر انگریزوں کی معیشت اور تمدن اور ان کے جذبات و خیالات اور طرز طریق کا کس قدر گہرا اثر پڑا۔ تو کیا حکومت نے اس پر عوام کو مجبور کیا تھا بلکہ وہی قدرتی اثر ہے کہ جو سلطنت میں ہوتا ہے۔

اور دوسری اور سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر غور کریں کہ آپؐ نے ۱۳ برس مکہ میں رہ کر کتنے لوگوں کو مسلمان کیا اور دس برس مدینہ منورہ میں رہ کر کتنے لوگوں کو۔ اور مدینہ منورہ میں بھی فتح مکہ سے پہلے کتنے لوگ مسلمان ہوئے اور فتح مکہ کے بعد کس قدر۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ حکومت کو شیوع اسلام میں دخل تھا یا نہیں ضرور تھا۔ کیوں کہ جب آپ مکہ میں تھے اس وقت آپ کے وعظ و نصیحت اور اخلاق و عادات میں تاثیر کم نہ تھی اور مدینہ منورہ میں آکر وہ تاثیر کچھ بڑھ نہ گئی تھی۔ پھر یہ تفاوت کیوں تھا۔ اس کا ظاہر اسباب صرف یہ تھا کہ مکہ میں آپ کے پاس حکومت نہ تھی اور مدینہ منورہ میں حکومت تھی۔

معیاری ریکارڈنگ
سستی ترین
دینی کیسٹوں کا مرکز
ہمارے یہاں علمائے حق کی تقاریر، رائے ونڈ کے تبلیغی بیانات اور مشہور قراء حضرات کی تلاوت اور مشہور نعت خوانوں کی مشہور نعتوں کی کیسٹیں دستیاب ہیں۔
نوٹ
صرف ۳ منٹ میں کیسٹ سے کیسٹ بھرنے کا انتظام ہے
اسلامی ریکارڈنگ سینٹر
بالمقابل نعمان مسجد لسبیلہ چوک کراچی

پس یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ اسلام کی اشاعت میں حکومت کو دخل تھا تو اس معنی میں اسلام میں سلطنت و حکومت ضرور مطلوب ہے جس کے دعا کی یہاں آیت میں تعلیم ہے اور اس امر کی صراحت ہے کہ عالم کا خالق اور فاعل حقیقی خدا تعالیٰ ہے، عزت، ذلت، حاکمیت اور محکومیت۔ فراخی۔ تنگی سب اسی کے قبضہ قدرت میں ہے لہٰذا ہر قسم کی التجا اسی سے کرنا چاہئے۔

اب اخیر میں ان تلاوت کردہ آیات کی کچھ فضیلت خصوصی بھی سن لیجئے۔ امام بغویؒ نے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سورۂ فاتحہ۔ اور آیت الکرسی۔ اور سورۃ آل عمران کی دو آیتیں۔ ایک شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

اور دوسری قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک (یعنی آیات زیر تفسیر) پڑھا کرے تو میں اس کا ٹھکانہ جنت میں بنا دوں گا اور اس کو اپنے حظیرۃ القدس میں جگہ دوں گا اور ہر روز اس کی طرف ستر مرتبہ نظر رحمت کروں گا اور اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا اور ہر حاسد و دشمن سے پناہ دوں گا اور ان پر اس کو غالب رکھوں گا۔ نیز بزرگان دین نے لکھا ہے کہ اس آیت کی خاصیت یہ ہے کہ جو اس پر مداومت کرے اللہ تعالیٰ اس کو قرض سے سبکدوش فرماتا ہے بعض بزرگوں نے یہ تخصیص بھی کی ہے کہ ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے اور اس عمل کو ادائیگی قرض کے لئے مجرب لکھا ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسم اعظم جس کے ذریعہ سے دعا قبول ہوتی ہے وہ آل عمران کی اس آیت میں ہے اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

باقی صفحہ ۲۹ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی انمول اوقات

مسعود الحسن۔

س۔ جناب والا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ بروز جمعہ بعد نماز عصر فیڈرل بی ایریا میں کسی مسجد میں وعظ کرتے ہیں میں بھی حاضر ہونا چاہتا ہوں اگر معلوم ہو جائے کہ کس مسجد میں آپ کا وعظ ہوتا ہے۔

ج: یہ ناکارہ مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۲ میں مقیم ہے۔ روزانہ فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس ہوتا ہے نماز عشاء کے بعد حدیث شریف کا۔ نماز عصر کے بعد بزرگوں کے سوانح اور ملفوظات کا مذاکرہ ہوتا ہے۔ جمعہ کی نماز سے پہلے ۱۲ بجے کے قریب تقریر شروع ہوتی ہے۔ پونے ایک بجے جمعہ کی اذان۔ سنتیں، خطبہ اور نماز۔

جمعہ کو عصر کی نماز کے بعد ہمارے مدرسہ میں مجلس ذکر ہوتی ہے۔ اس دن عصر نیو ٹاؤن میں پڑھتا ہوں، اور مغرب کی نماز کے بعد مسجد الاخوان فیڈرل بی ایریا بلاک ۵ میں قرآن کریم کا درس دیتا ہوں۔

نماز باجماعت کی پابندی کیجئے

س۔ اس سے پہلے بھی دو خط جناب والا کو لکھ چکا ہوں اور جناب والا نے جواب سے سرفراز فرمایا تھا۔ کچھ نصیحتیں بھی فرمائی تھیں جن پر حتی المقدور عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ حضرت سے درخواست ہے کہ دعا بھی فرماتے رہیں، چند باتیں ہیں جن کے متعلق کچھ الجھنیں ہیں۔

۱۔ حضرت کی نصیحت کے مطابق باجماعت نماز کا اہتمام کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ نماز فجر جماعت سے ادا کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ مسجد میں جماعت ۵ بجے صبح ہوتی ہے۔ صبح پونے پانچ بجے اٹھتا ہوں۔ صبح کے وقت گیس (ریاح) کا اس قدر زور ہوتا ہے اس کے علاوہ اٹھتے ہی رفع حاجت کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ اور بیت الخلاء میں کافی دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے وقت نہیں رہ جاتا کہ مسجد پہنچ سکوں۔ براہ کرم رہنمائی فرمائیں۔ یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ میری مصروفیات کچھ اس طرح کی ہیں کہ رات کے بارہ ایک بجے سے قبل سونا مشکل ہوتا ہے۔

ج: نماز فجر کا جماعت کے ساتھ نہ ملنا لائق افسوس ہے۔ آپ نے جو عذر لکھا ہے وہ تو قوی ہے۔ لیکن عشاء کے بعد کی مصروفیات کا جو لکھا ہے وہ قابل اصلاح ہے اگر آپ مصروفیات کی تفصیل لکھ بھیجتے تو میں کوئی مناسب مشورہ دے دیتا۔

بہرحال اتنا تو ضرور کیجئے کہ فی الحال اگر فجر کی نماز مسجد میں نہیں مل سکتی تو اپنے گھر پر کسی کو ملا کر جماعت کرا لیجئے۔

معذور کی نماز کا حکم

۲۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ مجھے ریاح کی بہت شکایت ہے۔ اکثر و بیشتر بلکہ زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ وضو کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو ریاح کا بہت زور ہوتا ہے میں ریاح روک لیتا ہوں اور نماز کی ادائیگی کرتا ہوں۔ لیکن دماغ میں ایک خلش باقی رہتی ہے کہ پتہ نہیں نماز ادا ہوئی یا نہیں۔ رمضان میں تراویح میں بھی بہت شکایت رہی۔ براہ کرم رہنمائی فرمائیے کہ آیا نماز کے دوران ریاح کا زور ہو تو کیا کروں خاص کر جب نماز باجماعت پڑھتا ہوں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ ریاح کی شکایت کی وجہ سے قضا نمازوں کی ادائیگی بھی نہیں کر پاتا ہوں کیونکہ ادا نمازیں ہی بڑی مشکل سے ادا ہو پاتی ہیں تلاوت قرآن کریم میں بھی انہی وجوہ کی بنا پر تساہل ہوتی ہے۔

ج: اگر کوئی وقت ایسا مل سکتا ہے جس میں ریاح کی شدت کم ہو۔ اس وقت نماز پڑھا کیجئے۔ لیکن اگر کوئی وقت بھی خالی نہیں مل سکے تو آپ معذور ہیں جہاں تک روکنا ممکن ہو روک لیا کیجئے۔

بس کرتا ہے اور ڈرتا ہے

۳۔ میں نے معمول بنا لیا ہے کہ چلتے پھرتے کلمہ طیبہ کا ورد کرتا رہتا ہوں۔ دن بھر میں کم سے کم ۱۰۰ بار کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ دن میں دو تین سو بار استغفار اور دو تین سو بار درود شریف پڑھتا ہوں اس کے علاوہ سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم کم سے کم دو سو بار اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، دو سو بار دن بھر میں ضرور پڑھتا ہوں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ بھی ایک سو مرتبہ پڑھتا ہوں۔ بعد نماز عشاء اپنے تمام گزشتہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ ان تمام وظائف کے باوجود ہر وقت یہی ڈر رہتا ہے کہ پتہ نہیں بخشش بھی ہوگی کہ نہیں۔ پچھلے گناہ یاد آتے ہیں تو دل گھبرانے لگتا ہے۔

ج: یہ سوالات ماشاء اللہ مبارک ہیں۔ آدمی کو اپنے گناہوں سے تو ڈرنا ہی چاہیئے۔ مگر یہ خوف ناامیدی کی حد تک نہیں بڑھنا چاہیئے۔ بس کرتا رہے اور ڈرتا رہے۔ ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار بھی رہے۔ پھر انشاء اللہ بیڑا پار ہے۔

بزمِ ختم نبوت

مجلس بلوچستان کے سیکرٹری جنرل کا وزیر اعظم کے نام کھلا خط

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

السلام علیکم!

گزارش ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان میں جمہوری دور کے آغاز اور آپ کو کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہے۔ دعا ہے کہ آپ ملک و ملت کیلئے بہتر کام سرانجام دے سکیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ایک غیر سیاسی خالص دینی تبلیغی جماعت ہے جو فرقہ واریت سے نکل کر اتحاد المسلمین اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرتی ہے۔ اس پلیٹ فارم پر تمام دینی اور سیاسی جماعتیں مل کر کام کر چکی ہیں۔ ملت اسلامیہ کی نوے سالہ جدوجہد اور ۱۹۷۴ء کی تحریک میں بے شمار قربانیوں کے بعد عوام کی منتخب حکومت اور قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اور وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اس تاریخی فیصلے کا اعلان کیا۔

جناب محترمہ! آپ نے جمہوری دور کے آغاز کے ساتھ ہی جبر و ظلم کے سیاہ باب کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ لیکن آپ کے علم میں یہ بات لانا ضروری سمجھتے ہیں کہ قادیانیوں نے ساہیوال میں مسلمانوں مولانا بشیر صاحب اور طالب علم اظہر رفیق کو شہید کیا تھا۔ ملک بھر میں احتجاج ہوا۔ مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور جرم ثابت ہونے پر مجرموں نعیم الدین، محمد الیاس، محمد دین اور عبد القدیر کو سزائے موت سنائی گئی۔ اسی طرح سکھر کی جامع مسجد منزل گاہ میں رمضان المبارک کے مہینے میں عین نماز کی حالت میں قادیانیوں نے بم پھینک کر دو مسلمانوں کو شہید اور دس کو زخمی کر دیا۔ قادیانی مجرم گرفتار ہوئے۔ مقدمے کی سماعت کے بعد ناصر احمد قریشی اور رفیع احمد قریشی کو سزائے موت سنائی گئی۔

جناب محترمہ! آپ کے علم میں یہ بات لانا بھی ضروری ہے کہ ۲۴ مارچ ۱۹۸۵ء کو سکھر جیل میں کچھ لوگوں نے قیدیوں کو رہائی دلائی لیکن ان دشمنانِ رسولؐ قادیانیوں کو نہیں چھڑایا۔ اب آپ کے ایسے فیصلے سے ملت اسلامیہ کو انتہائی تشویش ہو رہی ہے۔ لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ ان قادیانیوں کی سزائیں ختم نہ کی جائیں بلکہ ان پر جلد از جلد عمل درآمد کیا جائے۔ تاکہ آپ بھی شافع محشر کی شفاعت کی حق دار بن جائیں۔ والسلام۔

حاجی تاج محمد فیروز۔ جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان۔

اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

عطیع اللہ عباسی۔ خیابان الرکاؤ رکوٹ

آج ہم مسلمان اس لئے بگڑ گئے ہیں کہ ہم نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا تعلیمات نبویؐ کو طاقِ نسیان کا گلدستہ بنا دیا اسلام قرآن اور تعلیمات اسلام ہماری زندگیوں سے نکل گئی ہیں۔ ہم نے اپنا اسلامی مشن چھوڑ کر غیر اسلامی مشن چلا رکھا ہے مسلمان کا حق تو یہ تھا کہ خداوند قدوس کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مشن اپنی زندگی اور اپنے امور میں اختیار کرتا لیکن آج مسلمان نے خداوند کریم کی مقدس کتاب قرآن مجید کی بجائے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مشن کی بجائے گانے بجانے ٹی وی وی سی آر سے اپنے گھروں کو سجا رکھا ہے رسول کریمؐ کا فرمان ہے کہ ایسی چیزوں کا دیکھنا یا سننا مسلمان کی تباہی اور بربادی ہے بلکہ ایسی چیزوں پر لعنت برستی ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب مسلمانوں کو ایسی خطرناک چیزوں سے بچائے اور ایسی تعلیم کی بجائے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید فرقان حمید کی تعلیم حاصل کرنے کی توفیق دے آمین۔

قادیانی لابی تعلیمی اداروں میں!

ایک طالبہ .... از جامشورو

ہمارے تعلیمی اداروں میں مرزائیوں نے اپنی باقاعدہ لابیاں بنا رکھی ہیں اور خاص طور پر ان کا دائرہ اثر ہاسٹلوں میں ہے وہاں لڑکے اور لڑکیوں کو جو کہ ایک طویل عرصے کے لئے گھر سے دور ہوتے ہیں اپنے حلقہ اثر میں لے لیتے ہیں ان سے کام کرنا۔ پڑھائی میں حد سے زیادہ مدد کرنا یہاں تک کہ امتحانوں میں نقل تک کرانا ان کے فرائض میں شامل ہے خاص طور پر لڑکیوں کے ہاسٹلوں میں تو حال بہت خراب ہے اس کی وجہ دیہاتی پابندیاں ہیں میں امید کرتی ہوں کہ تحریک ختم نبوت کے اہل کار اس سلسلے میں ضرور کوئی مثبت قدم اٹھائیں گے۔

مباہلے کا جواب

و......ملک محمد سرور

الحمد للہ ہمارے علماء کرام نے مباہلہ کے چیلنج کا جواب دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان گناہ گار تو ہو سکتا ہے مگر بے غیرت نہیں ہو سکتا مرزا بے بھی میدان سے بھاگ کر اپنے آنجہانی دادا مرزا قادیانی کے طریقہ کو پورا کر رہا ہے میں ان علماء کو جن کو مباہلے کے چیلنج کے خط ملے اور انہوں نے جواب دیا ہے دلی طور پر مبارک باد پیش کرتا ہوں میں بھی مرزا طاہر کو مخاطب کر کے کہنا چاہتا ہوں یہ تمہاری بھول تھی کہ نفسا نفسی کے دور میں مسلمان علماء ڈر جائیں گے اب آپ کو پتہ چل گیا ہے اب بھی وقت ہے مسلمان ہو جا۔ یقیناً یہ سودا بہت ہی ارزاں ہے مرزا تو جہنم داصل ہو چکا ہے آپ بچ جائیں۔

ردِّ سوشلزم پر مضامین کی ضرورت

محمد امین طوح...... چاغی بلوچستان

ہم پاکستان کے آخری شہر سے تعلق رکھتے ہیں کبھی کبھی رسالہ دیر سے ملتا ہے نا معلوم یہ محکمہ ڈاک کی مہربانیوں کی وجہ سے ہے یا اس دوری کا۔ ختم نبوت انٹرنیشنل میں کمیونزم اور سوشلزم کے رد اور اسلام کے عالمگیر نظام کے بارے میں بھی مضامین شائع کریں۔ اس گمراہی کے دور میں سادہ لوح غریب عوام بے دینوں کے دام میں پھنس رہے ہیں۔

انتظار ہی انتظار!

و......عاشق بکیانہ

ہم سب گھر والے ختم نبوت کو بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ایک شمارہ پڑھنے کے بعد بڑا انتظار کرتے ہیں کہ دوسرا شمارہ کب آئے گا

عیسائی نے پرچہ دیکھ کر کہا

وہ تو چوہڑے سے بھی بدتر تھا

تحریر: دین محمد فریدی بھکر

ہفت روزہ ختم نبوت کا شمارہ نمبر ۳۰ آیا اس کے ٹائٹیل پر ایک سرخی یہ بھی تھی کہ

"میں نے مرزا قادیانی کو چوہڑے کی شکل میں دیکھا"

میں کسی کام کی غرض سے گیا تو میری ملاقات ایک عیسائی دوست سے ہو گئی اس نے پوچھا یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟

میں نے کہا یہ ہمارا رسالہ "ختم نبوت" ہے۔

اس نے مجھ سے پرچہ لیا۔ پہلے ٹائٹیل دیکھا اور جب اس کی نظر اس سرخی پر پڑی کہ

"میں نے مرزا قادیانی کو چوہڑے کی شکل میں دیکھا"

تو اس نے بے ساختہ کہا!

چوہڑے تو مرزا قادیانی سے ہزار درجے بہتر ہیں وہ تو کوئی بدتر چیز تھا۔

میں نے کہا واقعی وہ کوئی بدتر چیز تھا کیونکہ اس نے اپنے ناپاک قلم کے چھینٹے انبیاء کرامؑ کی ذوات قدسیہ پر ڈالے اور ان کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس نے یہاں تک بکواس کی ہے کہ وہ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیا کرتے تھے۔ حالانکہ مشہور ہے کہ اس میں سور کی چربی ملی ہوئی ہے۔ العیاذ باللہ

اس نے یہ بکواس بھی کی ہے کہ قرآن مجید میرے منہ کی باتیں ہیں اور قرآن پاک میں محمد رسول اللہ سے میں مراد ہوں یہی وجہ ہے کہ قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو کلمہ پڑھ کر بظاہر یہ تاثر دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور حضورؐ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ لیکن وہ مرزا قادیانی کے دعوے کے مطابق خود مرزا قادیانی ملعون کو ہی مراد لیتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اس ملعون نے جو خرافات بکی ہیں اسے لکھتے ہوئے زبان لڑکھڑاتی اور قدم ڈگمگاتا ہے۔ شرابی، زانی اور افیون تک کہہ گیا اللہ کے پاکباز اور نیک بندوں کے بارے میں کوئی شریف انسان ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔

چونکہ وہ خود بدکردار، بداطوار، شرابی، کبابی اور غیر محرم عورتوں سے اختلاط رکھتا تھا۔ اور پھر دعویٰ نبوت کا، مسیح کا، مہدی وغیرہ کا کرتا تھا۔ تو اس نے اپنے عیب اور گندگیوں کو چھپانے کے لئے خدا کے نیک بندوں پر الزامات لگائے۔

(عیسائی بھائی) آپ نے یہ جو کہا ہے کہ وہ چوہڑوں سے بھی بدتر تھا وہ بالکل سچ ہے بلکہ حقیقت ہے کیونکہ چوہڑا تو جیسا بھی ہے انسان تو ہے لیکن وہ تو خود کہتا ہے کہ:

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس شعر کے مطابق مرزا قادیانی

۱ مٹی کا کیڑا تھا۔
۲ آدم کی اولاد نہ تھا۔
۳ غلاظت کی جگہ یا سنڈاس تھا۔
۴ ننگ دین، ننگ قوم، ننگ انسانیت، اور ننگ وطن تھا۔

اس کی بد عادتوں، خصلتوں اور اس کے دعاوی کو دیکھ کر کسی نے خوب کہا تھا

خیال زاغ کو بلبل سے ہمسری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلباء و طالبات کا صفحہ

حکمت کی باتیں

صالح محمد قریشی...... نواب شاہ

:۔ زندگی کی حقیقت ہی کیا ہے اذان سے نماز تک کا وقفہ ہے پیدائش کے وقت اذان رہ جاتی ہے موت پر جنازہ۔

:۔ دل ایک آئینہ ہے اگر یہ بدکاری سے شفاف ہے تو اس میں خدا بھی نظر آ سکتا ہے۔

:۔ اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ عقل و عدل پر مبنی ہوتا ہے اس لیے حرف شکایت کبھی لب پر نہ لاؤ۔

:۔ قطرہ قطرہ بھی مسلسل گرتا رہے تو چٹان آپ کے عزم سے چکنا چور ہو جائے گا۔

فرشتہ اجل

عبید اللہ قاسمی.......

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے اور اس کے گھر والے رونا شروع کر دیتے ہیں تو ملک الموت اس مکان کے دروازے پر کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ میں نے اس کی روزی نہیں کھائی یہ اپنی روزی کا خاتمہ کر چکا تھا میں نے اس کی عمر کم نہیں کر دی مجھے تو اس گھر میں پھر آنا ہے اور بار بار آنا ہے جب تک سب ختم ہو جائیں۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس گھر والے اس وقت اس فرشتے کو دیکھیں اور اس کی باتیں سن لیں تو خدا کی قسم مردے کو بھول جائیں اور اپنی فکر میں پڑ جائیں۔

بنی اسرائیل کی ایک عقل مند دیندار بی بی کا ذکر

محمد فرقان جو سیچہ بھنگیاں.... بالاکوٹ

محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عالم عابد تھا۔ اس کو اپنی بی بی کے ساتھ سخت محبت تھی۔ اتفاق سے وہ مر گئی اس پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ ان میں ایک عقل مند عورت تھی۔ اس نے یہ قصہ سنا تو اس کے پاس گئی اور گھر میں آنے جانے والوں سے کہا کہ مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ زبانی ہی پوچھ سکتی ہوں اور دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی آخر اس کو خبر ہوئی اور اندر آنے کی اجازت ہوئی آ کر کہنے لگی مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے کہنے لگی میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور مانگے تھے اور مدت تک پہنتی رہی اور پھر اس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دے دو۔ تو اس کا زیور دینا چاہئے؟ عالم نے کہا کہ بے شک دینا چاہیے۔ وہ عورت بولی کہ وہ میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے کیسے دے دوں۔ عالم نے کہا تب اور خوشی سے دینا چاہیے کیونکہ ایک مدت تک نہیں مانگا یہ اس کا احسان ہے۔ عورت نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے۔ پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو خدا تعالیٰ نے ایک چیز مانگی تھی پھر جب چاہا لے لی۔ اس کی چیز تھی۔ یہ سن کر عالم کی آنکھیں کھل گئیں۔

حقیقی نماز

علی نواز سومرو...... ٹنڈو غلام علی

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب بیت اللہ میں نماز ادا کرتے تو اللہ کی ہیبت و عظمت کی وجہ سے ایسے بے حس و حرکت کھڑے ہوتے کہ حرم پاک کے کبوتر کوئی سوکھا درخت سمجھ کر بیٹھ جاتے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے پاؤں مبارک نماز میں مسلسل کھڑے ہونے کے باعث سوج جاتے تھے۔ اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ایسے ٹپکتے تھے جیسے مصلے پر ہلکی بوندا باندی ہو رہی ہو۔

ماشاء اللہ

سعید الرحمن ثاقب..... ترسن

کسی بھی چیز کو دیکھ کر ماشاء اللہ کہہ دیا کرو اس طرح وہ نظر لگنے کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ یہ نظر لگنا برحق ہے۔ نظر کوئی وجود یا نظر آنے والی قوت نہیں بلکہ اندرونی نفس کا ایک عجیب اثر ہے۔ فقط ایک خیال ہے جو کسی بھی اچھی چیز کو متغیر کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی اچھی چیز دیکھنے سے اس چیز کی عظمت اور بڑائی دل میں بیٹھ جاتی ہے اور وقتی طور پر اللہ کی شان کا دھیان اُٹھ جاتا ہے۔ چنانچہ فطرت اسے برداشت نہیں کرتی اور وہ نقصان کا شکار ہو جاتی ہے جسے وہ نظر لگنا کہتے ہیں۔ چنانچہ اس خطرہ سے بچنے کے لئے وہ ماشاء اللہ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ ہمیں اس کی عادت بنا لینا چاہئے اگر نظر لگ جائے تو علاج یہ ہے کہ نظر لگانے والے کو وضو کرا کے، نظر لگی ہوئی چیز کو نہلا دیں، حدیث شریف میں ہے کہ نظر اونٹ کو ہانڈی میں اور انسان کو قبر میں پہنچا دیتی ہے۔

شیخ سعدی کی دعا

کشور ظفر اقبال مجوکہ... حویلی مجوکہ

۱۸ سال کی عمر میں شیخ سعدیؒ نے اللہ تعالیٰ

سے دعا مانگی کہ ان کی عمر تین برابر حصوں میں بانٹ دی جائے اور ہر حصہ تیس برس پر محیط ہو۔ پہلا حصہ حصول علم کے لئے وقف کرنے کا عہد کیا۔ دوسرا حصہ سیر و سیاحت کے لئے۔ آخری تیس برس آرام کرنے کے لئے رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول کرلی ان کا انتقال ٹھیک ایک سو آٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ اور یہ ان کے تیسرے تیس سالہ دور کا آخری دن تھا۔

روحانی علاج

مرسلہ حافظ عبدالرؤف خواجہ عبدالرشید شجاع آباد

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکیم سے پوچھا مجھے گناہوں کا مرض ہے اس کی دوا عنایت فرمائیں۔ سامنے ایک میدان میں ایک آدمی تنکے چن رہا تھا اس نے سر اٹھا کر کہا۔ جو مجھ سے لو لگاتے ہیں۔ وہ تنکے چنتے ہی شبلیؒ یہاں آؤ میں آپ کو دوا بتاتا ہوں۔ شرم و حیا کے پھول، صبر و شکر کے پھل عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپل سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، حسن اخلاق کے بیج یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کردو۔ اور اشک پشیمانی کا عرق ان میں روز ملاتے رہو۔ پھر ان سب کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ جب تیار ہوجائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا۔ جس وقت تیار ہوکر اترے تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کرکے استعمال کرنا۔ انشاء اللہ گناہوں کا مرض دور ہوجائیگا

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروقؓ

مسعود احمد فاروقی ...... نواب شاہ

نام مبارک آپ کا عمرؓ ہے۔ اور لقب فاروقؓ کنیت ابوحفصؓ نسب آپ کا نویں پشت میں حضورؐ سے ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نویں پشت میں ایک نام کعب ہے۔ کعب کے دو فرزند ہیں مرۃ اور عدی۔ مرہ کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور عدی کی اولاد میں فاروق اعظمؓ ہیں ولادت سراپا بشارت آپ کی واقعہ فیل کے تیرہ۱۳ برس بعد ہوئی۔ عمر آپ کی ترپن۵۳ برس کی ہوئی نبوت کے چھٹے سال ستائیس۲۷ برس کی عمر میں اسلام لائے آپ سے پہلے چالیس۴۰ مرد اور گیارہ عورتیں مشرف بہ اسلام ہوچکی تھیں۔ رنگ آپ کا سفید مائل بہ سرخی تھا مگر قحط سالی میں ناموافق غذا کے استعمال سے رنگ میں سیاہی آگئی تھی۔ رخساروں پر گوشت کم تھا۔ قد مبارک دراز تھا جب لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے نظر آتے۔ معلوم ہوتا گویا سواری پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بڑے بہادر اور طاقتور تھے اسلام سے پہلے جیسی شدت کفر میں تھی اسلام کے بعد ویسی ہی شدت اسلام میں ہوئی۔ ان کے مسلمان ہوجانے سے دین اسلام کو بہت زیادہ قوت حاصل ہوئی۔

سنہرے قول

(۱) کامل انسان وہ ہے جس سے اس کے دشمن بھی بے خوف ہوں۔

(۲) وہ شخص جس میں خودداری نہیں اور سب کچھ ہے انسان نہیں۔

(۳) کام کرنے سے تین برائیاں بوریت گناہ اور غربت کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

(۴) قیامت کے دن جن دو آدمیوں کا مقدمہ سب سے پہلے پیش ہوگا وہ پڑوسی ہوں گے۔

(۵) ماضی اور کھوئی ہوئی دولت کا افسوس کرنا نادانی ہے۔

(۶) بہترین صدقہ اپنی زبان کو برے الفاظ سے روکنا ہے۔

(مرسلہ: محمد عمر متعلم دارالعلوم رحمانیہ حسن شاہ - لیہ)

حضرت خالدؓ بن ولید

حافظ محمد امیر قاسم ہرنولی ... میانوالی

حضرت خالدؓ بن ولید قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ نے لڑکپن ہی میں فنون سپاہ گری سیکھ لیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اسلام کی دعوت دینا شروع کی تو اس وقت آپؓ کی عمر سترہ سال تھی۔ انہوں نے بھی کفار مکہ کا ساتھ دیا اور اسلام کی مخالفت کرنے لگے جب کفار مکہ نے اسلام کو ختم کرنے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ اور اسلام روز افزوں ترقی کرتا گیا تو حضرت خالدؓ اس حالت پر غور و فکر کرتے رہے حتیٰ کہ انہیں یقین آگیا کہ حضرت محمدؐ کی دعوت اسلام برحق ہے اور اسلام سچا دین ہے اس حقیقت پر آپؓ نے اسلام قبول کر لیا۔ اسلام لانے کے بعد آپؓ سب سے پہلے جنگ موتہ میں شامل ہوئے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد کم تھی دشمن کی یلغار بڑھتی جارہی تھی۔ اس موقع پر حضرت خالدؓ نے فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ دشمن کی صفیں الٹتے ہوئے اس دن آپؓ کے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں حضرت خالدؓ کی اس بہادری اور جانبازی کی تحسین فرمائی گئی اور انہیں نبی کریمؐ نے سیف اللہ کا لقب عطا فرمایا۔ "سیف اللہ" اللہ کی تلوار۔

خیر الفتاوی

چند امتیازی خصوصیات

اخبار ختم نبوت

جھنگ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: امجد اقبال ساجد۔ جھنگ

خواجۂ خواجگان پیر طریقت مولانا خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہدایت پر قادیانیوں کی ملک و ملت کے خلاف بڑھتی ہوئی سازشوں اور مرزا طاہر احمد کو پاکستان لانے کے خلاف مختلف مقامات پر ختم نبوت کانفرنسوں کے منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا چنانچہ پروگرام کے تحت ۱۶ دسمبر بعد نماز عشاء دفتر عالمی مجلس جامع مسجد حافظ سلطان والی محلہ پنڈی میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت امیر مرکزیہ خواجۂ خواجگان مولانا خان محمد صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید قاری نصیر احمد اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب قاری نصیر احمد اور احمد بخش چشتی نے پیش کی۔ جبکہ جھنگ کے مشہور نعت خواں طاہر برادران نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی کو بطرز نظم پیش کیا۔ جسے سامعین نے بے حد پسند کیا۔ میزبان مولانا غلام حسین نے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی مرزا طاہر کو پاکستان واپس لانے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ مولانا نے مجمع سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ کیا مرزا طاہر کو واپس آنے دیا جائے؟ مجمع نے بیک زبان ہو کر کہا کہ ہرگز نہیں۔ مولانا کے مزید استفسار پر پورے مجمع نے کھڑے ہو کر حضرت امیر مرکزیہ کو یقین دہانی کرائی کہ ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔ جو حکم دیں گے ہم کر گزریں گے۔ اہل حدیث مکتب فکر کے نامور عالم مولانا محمد صدیق خلیل نے فرمایا کہ جیسے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے امت مسلمہ نے مل کر کام کیا ہے آئندہ بھی ان شاء اللہ اسی طرح پوری امت اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرکے قادیانیت کو ختم کرکے دم لے گی۔ مولانا

نے جمعیت اہلحدیث کی طرف سے حضرت امیر مرکزیہ کو یقین دہانی کرائی کہ تا دم مجلس کے اشارہ پر ہم اپنی جان کی بازی لگا دیں گے۔ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم مولانا محمد رفیق نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جب بھی کسی مسئلہ پر امت مسلمہ نے اتفاق کیا ہے اللہ رب العزت نے امداد فرمائی ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کی شدید مذمت کی اور کہا کہ امت مسلمہ کے لئے قربانیاں نہ دینے والے قوم کے سامنے بھی شرمندہ اور کل قیامت کے دن بھی اللہ رب العزت اور پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے شرمندہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا ہم کل بھی علماء دیوبند و علماء اہلحدیث کے ساتھ تھے آج بھی ساتھ ہیں قیامت میں بھی ساتھ ہوں گے۔ اور ختم نبوت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت کی خاطر جو بھی تکالیف برداشت کرنا پڑیں ہم ان شاء اللہ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تقریباً ۱/۲ گھنٹہ کے خطاب میں مجلس کے اغراض و مقاصد اور پروگرام سے سامعین کو آگاہ کیا اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قادیانیوں کے کفریہ عقائد و نظریات پر سیر حاصل بحث فرماتے ہوئے حیات عیسیٰ پر فاضلانہ خطاب فرمایا۔ ان کے بعد سفیر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے بڑی تفصیل سے ختم نبوت کے پروگرام پر تقریر کی۔ اور فرمایا کہ مرزا طاہر کے پاکستان آنے پر مجلس ختم نبوت خاموش رہے یا میدان میں نکلے سامعین نے جواباً کہا کہ میدان میں نکلنا چاہئے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ مرزائیوں کے ربوہ میں کانفرنس کرنے پر مجلس ختم نبوت خاموش رہے؟ سامعین نے جواباً کہا کہ نہیں نہیں ان کے خلاف ایکشن لینا چاہئے مولانا نے فرمایا کہ ہم اسی لئے یہ کانفرنس کرکے آپ حضرات کو ہر وقت بیدار کر رہے ہیں کہ آپ حضرات مرزائی ریشہ دوانیوں سے آگاہ رہیں

مولانا محمد لقمان علی پوری نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ ہمارے اعمال بد کا نتیجہ ہے کہ آج ہمارے اوپر شاہ فیصل مرحوم کی وفات پر انہوں نے رقص کیا۔ اور ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی وفات پر انہوں نے مٹھائی

الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا طویل غیر ملکی تبلیغی دورے کے بعد کراچی واپس پہنچ گئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز مرکزی راہنما عالمی مبلغ اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے ایڈیٹر سات ماہ کے طویل تبلیغی دورے کے بعد کراچی پہنچ گئے۔ انہوں نے اس عرصہ میں عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کے انعقاد کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور دوسرے ملکوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ عام جلسوں، پریس کانفرنسوں، کارنر میٹنگوں کے علاوہ متعدد مقامات پر عالمی مجلس کی شاخیں قائم کیں اور دفاتر کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ ابتداء میں ان کے ساتھ عالمی مجلس کے مبلغین مولانا نذیر احمد بلوچ، مولانا اللہ وسایا نے معاونت کی جبکہ مولانا منظور احمد الحسینی آخر تک ان کے ساتھ رہے۔ مولانا حسینی ابھی جماعتی امور کے سلسلے میں لندن میں ہی قیام پذیر ہیں۔

تقسیم کی۔ اور صدر ضیاء الحق مرحوم کی وفات کو انہوں نے اپنی سچائی کی دلیل قرار دیا۔ یہ اجلاس حکومت وقت پر واضح کرتا ہے کہ جو لوگ خدا اور رسولؐ کے غدار ہیں وہ اور کسی کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان کی ناز برداری کی بجائے ان کا احتساب کرتے فوری طور پر (۱) روزنامہ الفضل بند کیا جائے۔

(۲) ساہیوال و سکھر کے جن قادیانی قاتلوں کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کیا گیا ہے ان کی سزائے موت کو بحال کر کے ان کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔ (۳) حکومت پاکستان کے واضح فیصلہ کے باوجود قادیانیوں نے تاحال اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کیا۔ جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے حالیہ انتخابات میں نہ ہی غیر مسلموں میں اپنے ووٹ بنوائے ہیں اور نہ ہی قومی اسمبلی میں اپنی مخصوص نشست کو قبول کیا ہے اس لئے یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اپنے فیصلہ پر مرزائیوں سے عمل درآمد کرائے یا قادیانی گروہ کو قانون شکن اور خود سر جماعت قرار دے کر ان پر کھلی عدالت میں بغاوت کا کیس چلایا جائے۔ اور ان کو خلاف قانون قرار دے۔

ہم حکومت پنجاب اور خصوصاً جھنگ انتظامیہ کے قادیانیوں کی صدیق آباد (ربوہ) کی کانفرنس پر پابندی عائد کرنے پر خیر مقدم کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اسی طرح مرکزی حکومت بھی قادیانیوں کے بارے میں آئین کی وہ تمام شقیں منسوخ یا ان میں ترامیم نہیں کرے گی۔ کہ جن کی خاطر امت مسلمہ نے بے بہا قربانیاں دی ہیں نیز سکھر اور ساہیوال کے قادیانیوں کی سزائے موت بحال رکھے گی۔

مسجد سامعین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ تنظیم انجمن سپاہ ختم نبوت نے سٹال لگائے ہوئے تھے جہاں سے ختم نبوت کے متعلق لٹریچر لوگوں میں تقسیم کیا جا رہا تھا ایک عورت کو حکمران بنا کر مسلط کر دیا گیا ہے یہ اللہ رب العزت کی ناراضگی ہے اور اگر ہم نے آئندہ بھی اپنی موجودہ روش نہ بدلی تو اللہ کے عذاب کو کوئی نہیں روک سکتا۔ مولانا نے اپنی تقریر میں اہالیان جھنگ کو مبارک باد دی کہ آپ نے مولانا حق نواز کی آواز پر جان و مال وقت کی قربانی دی اور ان کے موقف کو سمجھتے ہوئے تقریباً چالیس ہزار ووٹ دیئے۔ ہمارا مقصد محض اقتدار نہیں بلکہ لوگوں کو اسلام کے متعلق آگاہ کرنا ہے جو بحمد للہ آپ حضرات نے سمجھا ہے۔

آخر میں امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی سرپرست انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فیصلہ کو جو انہوں نے منکرین ختم نبوت پر نافذ فرمایا تھا۔ ملک پاکستان میں نافذ نہیں کرا لیتے۔ مولانا نے مزید کہا کہ ہم ملک پاکستان میں عزت و ناموس صحابہؓ و ختمی مرتبت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ہر قسم کی قربانی دے کر خلفائے راشدین کا نظام نافذ کر کے رہیں گے۔ بعد ازاں مولانا احمد یار چار یاری۔ اور مولانا محمد الیاس نے بھی بہترین انداز میں خطاب کیا۔ کانفرنس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے زیر اہتمام منعقدہ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان کی قادیانی فتنہ کی حالیہ پراسرار سرگرمیوں پر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے جس کے باعث وہ ملک عزیز کے حالات خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ تمام سازشیں ایک سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہیں۔ حکومت کبھی نہ بھولے کہ قادیانی ہر آنے والے کے ساتھ اور ہر جانے والے کے خلاف ہوتے ہیں۔ اس فتنہ نے ہمیشہ امت کی پریشانی پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کے قبضہ کے وقت انہوں نے گھی کے چراغ جلائے تھے۔ جناب جنرل ضیاء الحق کے طیارے کے حادثے ... (text as printed:) جبکہ میزائل پر درج ذیل عبارت درج تھیں۔

(۱) ہم شہداء ختم نبوت کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔

(۲) مرزائیوں پر عائد پابندیاں برقرار رکھی جائیں۔

(۳) ربوہ کے زیر زمین اسلحہ کو ضبط کیا جائے۔

(۴) مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

جنت میں گھر بنائیے

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن موضع روڑہ میں عرصہ تقریباً ۸ سال سے دینی خدمت کر رہا ہے۔ بانیٔ مدرسہ ہذا حضرت الحاج حافظ عبدالرحیم صاحب خلیفہ مجاز حضرت رائے پوریؒ نے مقامی ضرورت کے پیش نظر مدرسہ سے ملحقہ ایک چھوٹی سی مسجد مدرسہ کے شروع ہونے کے ساتھ ہی بنائی تھی۔ نمازیوں کے لئے جگہ کی تنگی کے پیش نظر مسجد کی توسیع ناگزیر تھی۔ لہٰذا سال ۹۳ء میں مسجد سے ملحقہ ایک قطعہ زمین خرید کر اس پر نئی مسجد کی بنیاد رکھی گئی اور اس کے لئے حضرت الامیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دعوت دی گئی۔ حضرت الاقدس نے اپنے دست بابرکت سے مسجد ہذا کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس عرصہ میں مسجد کا ایک حصہ تشنہ تکمیل کے باوجود چھت وغیرہ مکمل ہو گئی جبکہ دوسرا حصہ اور باقی تمام کام باقی ہے۔ تمام اہل دل اور مخیر حضرات سے مسجد کے لئے چندہ کی پر زور اپیل ہے۔

ترسیل زر کے لئے حافظ دلاور حسین خادم مدرسہ

عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ روڑہ ضلع خوشاب

اخبار ختم نبوت

⑤ مرزا غلام قادیانی بے ایمان اور کافر تھا فیصلہ وفاقی شرعی عدالت پاکستان۔

⑥ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے

آخر میں امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سنگین جرائم کے مرتکب قیدیوں کو سیاسی قرار دے کر رہا کرنا جرائم کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔ ساجد میر

سیالکوٹ۔ جمعیت اہل حدیث کے مرکزی جنرل سیکرٹری پروفیسر حافظ ساجد میر نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے جن قیدیوں کو معافی دے کر رہا کیا ہے وہ سب سیاسی قیدی نہیں ہیں ان میں سنگین جرائم کے مرتکب قیدی بھی شامل ہیں۔ ایسے قیدیوں کو سیاسی قرار دے کر رہا کرنا جرائم کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا یہ بڑا افسوسناک بات ہے کہ سزائے موت پانے والے قیدیوں کی سزا معاف کر دی جائے جبکہ اسلام میں مقتول کے ورثاء ہی قاتل کو معاف کرنے کے مجاز ہیں انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت سزا یافتہ قیدیوں کی رہائی ایک منصوبے کے تحت عمل میں لا رہی ہے کہ آئندہ انتخابات میں ان سے کام لیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ظالم کے ساتھ ہمدردی اور مظلوم سے بے اعتنائی برتی جائے مذہب اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا

قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی کا خیر مقدم

بھکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت پنجاب کے اس فیصلہ کا زبردست خیر مقدم کیا ہے کہ اس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبہ پر قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی نہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر نے مزید مطالبہ کیا ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کی چار سال بندش کے بعد دوبارہ اجراء افسوسناک ہے اس پر پابندی لگا کر الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے نیز بھکر ضلع میں قادیانی ملازمت کے روپ میں ارتداد کی مہم چلا رہے ہیں ان کی اس ضلع سے تبدیلی کی جائے۔

دورہ امریکہ انتہائی کامیاب رہا عبدالرحمن یعقوب باوا

۸،۷ اکتوبر کو شکاگو میں عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی

لندن (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنمایان مولانا عبدالرحمن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نارتھ امریکہ کا تین ماہ کا دورہ کر کے واپس لندن پہنچ گئے۔ انہوں نے دفتر ختم نبوت لندن میں ملاقات کے لئے آنے والوں سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا دورۂ شمالی امریکہ نہایت کامیاب رہا۔ ہر جگہ مسلمانوں نے والہانہ استقبال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دورہ میں محسوس کیا کہ امریکہ کے مسلمان بیدار ہیں۔ اور وہ کسی طرح بھی قادیانیت کو اپنے اندر پنپنے کا موقع نہیں دیں گے انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے پورے نارتھ امریکہ میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھرپور کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس سلسلے میں گذشتہ دنوں شکاگو میں ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں امریکہ کی مختلف ریاستوں سے تعلق رکھنے والے مذہبی اسکالروں اور احباب نے شرکت کی اور ایک جامع پروگرام تیار کر لیا گیا ہے جس پر بالترتیب عمل ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے ۸،۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو شکاگو میں ایک عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی اور ایک کانفرنس نیویارک میں بھی منعقد کرنے پر غور ہو رہا ہے۔ انہوں نے سلمان رشدی کی کتاب "شیطانک ورسز" کے بارے میں بتایا کہ یہ ایک دل آزار کتاب ہے جو اسلام دشمن عناصر نے لکھوائی ہے اور اس کی پشت پر بہت بڑا ہاتھ کام کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے پورے نارتھ امریکہ میں اس مسئلے پر بھی صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ امریکہ میں اس بدنام زمانہ کتاب کی اشاعت ابھی تک نہیں ہوئی ہے اس سلسلے میں وہاں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور اس کمیٹی کے ارکان نے واشنگٹن میں سعودی سفارت کار سمیت تمام مسلم سفارت کاروں کو ایک یادداشت پیش کی ہے۔

قادیانیت ناسور ہے حکومت اسکا آپریشن کرے

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) چک نمبر ۲۱۷ ٹی ڈی اے میں ختم نبوت کے جلسہ عام میں مولانا محمد عبداللہ صاحب نے قادیانیت کے مذہبی، اخلاقی اور سیاسی تار پود بکھیرے آپ نے مرزا کی کتابوں سے ثابت کیا کہ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے یہ پاکستان اور عالم اسلام سے غداری پر تلے ہوئے ہیں علاقہ قتل کر انہوں نے اپنی شکار گاہ بچھ رکھی ہے مگر انہیں منہ کی کھانی پڑے گی آپ نے کہا کہ قادیانیت ایک ناسور ہے حکومت کو اس کا آپریشن کرنا چاہئے

ختم نبوت کے سال کا استقبال بھکر میں

شایان شان سے کیا جائے گا مولانا عبداللہ کا فیصلہ

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) اکابر نے ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کا سال قرار دے کر مسلمانوں کے ایمان کو جلا بخشی ہے ہم اکابر کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں انشاء اللہ ختم نبوت کا سال بھکر میں شایان شان سے منایا جائے گا قادیانیت کے خلاف کئے گئے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہم اکابر کے ہر حکم پر عمل کریں گے قادیانیت کے متعفن مردے کو اب لندن میں ہی دفنایا جائے گا۔

صدیق آباد (ربوہ) میں دسویں سیرت کانفرنس

صدیق آباد (ربوہ) (نامہ نگار) گذشتہ دنوں جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں ایک روزہ عظیم الشان سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس عظیم الشان کانفرنس کی صدارت حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب نے کی۔ مقررین میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، ناظم اعلیٰ مجلس ختم نبوت مولانا محمد لقمان علی پوری، قاضی اللہ یار خان، مولانا اللہ وسایا۔ مولانا خدا بخش خطیب جامع مسجد محمدیہ ربوہ شامل ہیں۔ انہوں نے مسئلہ ختم نبوت اور سیرت کے مقدس عنوان پر خطاب کیا۔ اور عالمی مجلس کی خدمات کا تفصیلی ذکر کیا۔ اور حکومت پاکستان خصوصاً وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو قانون کا پابند کیا جائے۔ اور ان کے اخبار روزنامہ الفضل پر پابندی لگائی جائے مقررین نے کہا کہ قادیانی ملک و ملت دونوں کے غدار ہیں۔ کسی کو بھی ان سے خیر کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ حکومت کے اس اقدام کو سراہا گیا کہ مرزائیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگائی گئی ہے۔ کانفرنس کے اختتام پر حضرت الامیر خواجہ خان محمد صاحب نے دعا کرائی جس میں عالم اسلام اور مسلمانوں کے لئے ۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی ترقی کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔ ملک کے مشہور نعت خواں صوفی احمد بخش چشتی اور سید سلیمان گیلانی نے نظمیں پڑھیں۔

وفات حسرت آیات

حضرت مولانا صالح محمد صاحب بڑگدھا رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے بھائی مولانا حافظ محمد صادق آف سرگودھا کے تایا الحاج خواجہ یار محمد صاحب آف ڈیرہ اسماعیل خان گذشتہ دنوں طویل علالت کے باعث انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت با اخلاق اور خوش خلق تھے۔ علماء سے خصوصی تعلق تھا۔ آخری ایام تک نماز تہجد ادا کرتے رہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

بقیہ: حکومت سلطنت کا مالک اللہ

الحمد للہ ہمیں ان بابرکت آیات کو حفظ کر لینے اور شب و روز ان کا ورد اور تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے برکات و ثمرات نصیب فرمائے آمین۔ اب آگے اہل اسلام کو ایک اور حکم دیا جاتا ہے کہ تم مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار دشمنان خدا کی موالات اور دوستی کا فخر کوئی قدم نہ اٹھاؤ اور کافروں کی ظاہری اور وقتی شان و شوکت دیکھ کر یہ گمان نہ کرنا کہ ان سے دوستانہ تعلقات رکھنے سے کوئی دنیوی عزت و وجاہت مل جائے گی۔

دعا: اے اللہ، اے مالک الملک ذوالجلال والاکرام ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے قلوب کو ایمان اور تقویٰ کے نور سے منور فرما۔ یا اللہ ہم کو وہ حکومت و سلطنت عطا فرما کہ تیرے نام کو بلند کر سکیں تیرے قانون کو شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ دنیا میں جاری کر سکیں اے اللہ یہ ملک پاکستان جو اسلام کے نام پر بنا تھا اس کو صحیح معنیٰ میں اسلامی حکومت بنا دے یہاں قرآنی احکام کا نفاذ فرما دے اور اسلامی حکومت کے برکات و ثمرات ہم کو دیکھنا نصیب فرما دے اے اللہ دشمنان دین و اسلام کی قوت اور شوکت کو پاش پاش فرما دے اے اللہ دشمنان دین کو آپس میں ٹکرا دے اور ان کی قوتوں کو پامال فرما دے اے اللہ اہل اسلام کو پھر غلبہ اور شان و شوکت عطا فرما دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ضروری اعلان

رسالہ ختم نبوت کے خریداروں کیلئے

بعض مقامات پر ایجنسی ہولڈر حضرات ختم نبوت کے رسالہ کے خریداروں سے یکمشت سالانہ چندہ وصول کر لیتے ہیں اور پھر وہ رقم اپنے پاس رکھ کر ہر ہفتہ ایجنسی کے ذریعہ آمدہ پرچہ ان کو پہنچاتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کسی ایجنسی ہولڈر کی کسی وجہ سے ایجنسی بند ہو جائے یا وہ ایجنسی چھوڑ دیں تو خریدار جس نے سالانہ رقم ایجنسی ہولڈر کو دی تھی وہ ہم سے شکایت کرتے ہیں کہ پرچہ نہیں پہنچ رہا۔ حالانکہ نہ یہ رقم پرچہ کے دفتر میں جمع ہوتی ہے اور نہ ہی دفتر پرچہ دینے کا پابند ہوتا ہے یہ سب کچھ ہماری لاعلمی میں بعض ایجنسی ہولڈر آپ کرتے ہیں جو ایک اخلاقی کمزوری کی دلیل ہے۔ اس لئے سالانہ خریداروں سے درخواست ہے کہ اگر وہ سالانہ خریدار بننا چاہیں تو پرچہ کی رقم سالانہ یا ششماہی براہ راست اس پتہ پر منی آرڈر کریں براہ راست ڈاک کے ذریعہ ان کو پرچہ کراچی سے آئے گا۔

پتہ یہ ہے

منیجر دفتر ہفت روزہ ختم نبوت مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔

العارض

عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان۔

بقیہ : حقیقت مباہلہ

اسی لئے مرزا کے جانشین اور اس کے پیش رو اس میدان میں آنے کی جرأت نہ کر سکے حالانکہ کئی علمائے حق نے ان کو دعوت مبارزت دی اور اس طرح وہی دعوت آپ کے تعاقب میں پیچھا کر رہی ہے مگر آپ یہ سارے حقائق نظر انداز کرتے ہوئے محض بدول امت مرزائیہ کی ڈھارس بندھاتے ہوئے اور ایک چال چلتے ہوئے اس قسم کی شاطرانہ چال چل رہے ہیں مگر یہ چال بھی انشاء اللہ کامیاب نہ ہوگی لہذا آپ اگر سنجیدہ خاطر ہیں تو مندرجہ بالا تحریرات کو ملاحظہ کریں پھر ان کی روشنی میں مباہلے کے میدان میں آویں تاکہ روز روز کی خلفشار ختم ہو جائے۔

بقیہ : حاصل مطالعہ

دور کی ترقی یافتہ زندگی بسر کر رہے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم سے پہلے یہ ترقی نہیں تھی۔

قدیم زمانہ میں روشنی کے لئے کس قدر آسان سہل اور سستا سامان تھا۔ حجر الفتیلہ تیل میں ڈال دو اور سوئی میں دھاگہ پرو لو۔ اور اس سے زیادہ آسان یہ اس پتھر کا ایک ٹکڑا رات کو کمرے میں رکھ دو اور پوری روشنی ہو جائے۔ البتہ مواصلات کی دشواریوں کی وجہ سے ایسی چیزیں مقامی بن کر رہ جاتی ہیں۔ اس لئے ان کی افادیت عام نہ ہوئی اور نہ شہرت ملی۔ اور ہمارے زمانے میں کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مسافت کی چیزیں آسانی سے حاصل ہو جاتی ہیں اور ہم ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ اللہ بھلا کرے ہمارے مورخوں، سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں کا کہ انہوں نے سیر و سفر کر کے ان اشیاء کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور ان کو اپنی کتابوں میں درج کیا جس کی بدولت ہم کو علم ہو رہا ہے واقعہ یہ ہے کہ زمانہ قدیم میں بھی انسان اپنے احوال و ظروف میں رہ کر ترقی یافتہ تھے اور اپنے پچھلے دور والوں کے مقابلہ میں اپنے کو ترقی یافتہ سمجھتے تھے۔

بقیہ : روئیداد مباہلہ

زیادہ مجھے لعنتی قرار دیا جائے۔

مرزا کے الہام کے مطابق پادری آتھم کو ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک ہاویہ میں پہنچ جانا چاہیئے تھا لیکن آتھم نہ مرا۔ ۶ ستمبر کو آتھم کے دوستوں نے اس کے گلے میں ہار پہنا کر گاڑی میں بٹھا کر سارے شہر میں جلوس پھرایا۔ اس دن لوگوں میں شور تھا۔ کہ مرزے کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

مرزا کے اقوال ذیل کے ایک ایک لفظ پر غور فرمایئے۔

”یا اللہ اگر میں جھوٹا ہوں، مفتری ہوں، ملحد و بے ایمان، کذاب، مفتری ہوں تو مجھ پر وہ لعنت نازل ہو جس کا نظیر آج تک نہ کی ہو۔“

”اگر آتھم میری پیشگوئی کے مطابق پندرہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں نہ گرے تو تمام شیطانوں، بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔“

(جنگ مقدس ص ۱۸۴)

”خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر اور بے ایمان پر نہ کی ہو۔“

(تبلیغ رسالت جلد سوم ص ۵۲)

فیصلہ :

اب مرزا کے صدق و کذب کا فیصلہ کرنا عقل مندوں، علم دوستوں اور حق کے پرستاروں کے شعور و انصاف پر چھوڑا جاتا ہے۔

بقیہ : صحابہ رضی اللہ عنہم

کی شہادت قابل قبول ہے۔ (یعنی ایسا شخص اگر اس میں ملوث پورا تر ہے تو اس قوم کے سامنے افراد غیر عادل ٹھہریں گے۔)

۲۔ صحابہ کرام کی عدالت، امانت، دین کی حفاظت و خدمت ایمان کی حق پرستی پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ ظاہر ہے کہ اجماع امت (جو شریعت کے چار ماخذ میں سے ایک ماخذ ہے) کی خلاف ورزی موجب کفر ہے۔

اللہم اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا۔

بقیہ : صدقات

کر، تو بسم اللہ کے ساتھ شروع کر۔ اور جب ختم کر دو تو یہ دعا پڑھو، تمام تعریفیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم کو محض اپنے فضل سے پیٹ بھر کر عطا کیا۔ اور ہم پر انعام فرمایا اور بہت زیادہ عطا کیا (اور حق) اس مضمون کی بہت سی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ ان کا ذکر اس وقت مقصود نہیں ہے اس جگہ فرض یہ دکھانا مقصود تھا کہ دنیا کی ناپائیداری کو اس کے ناقابل التفات ہونے کو آخرت کے مقابلہ میں اس کے بالکل ہیچ ہونے کو اس میں اشتغال کے باعث خسارہ ہونے اور انجام کار عذاب تک پہنچ جانے کو کس کثرت سے حق تعالیٰ شانہ نے کلام اللہ شریف میں فرمایا اور بار بار اس پر تنبیہ فرمائی جس میں سے نمونہ کے طور پر صرف پچاس آیتوں کا ذکر اس جگہ کیا گیا۔ ان کے علاوہ اور بھی بکثرت آیات میں اس مضمون پر تنبیہ فرمائی ہے۔ کس قدر سخت حیرت اور غیرت کی بات ہے کہ جتنی زیادہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے اس پر تنبیہ ہے اتنی ہی زیادہ ہماری طرف سے اس میں غفلت برتی جا رہی ہے اس کے بعد اس پاک بارگاہ میں ناسپری کا کیا منہ دیکھیں کہ ”تم کیسا عمل کرتے ہو“ (شکر اور اطاعت کرتے ہو یا ناقدری اور معصیت کرتے ہو جیسا تمہارا عمل ہوگا ویسا تمہارے ساتھ برتاؤ ہوگا۔) (اعراف ع ۲)

سٹانک ورسز برطانیہ اورامریکہ میں پابندی لگائی جائے

نیویارک (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عبدالرحمٰن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے سلمان رشدی کی کتاب سیٹانک ورسز کو ایک انتہائی دل آزار اور اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس کتاب میں مسلمانان عالم کے مسلمہ عقائد کی توہین کی گئی ہے۔ اس کتاب پر پاکستان اور بھارت میں پابندی لگادی گئی۔ انہوں نے برطانیہ اور امریکہ کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کے خلاف اپنی تحریک جاری رکھیں۔ دورے کے دوران وفد ختم نبوت نے نیویارک کی مسجد الفلاح مسجد واشنگٹن مسجد توفیق مسجد میں خطاب کیا جبکہ نیویارک میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں مسلمانوں سے ملاقاتیں کیں۔

عارفی جیولرز
ARFI JEWELLERS
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات — منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman.
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ
ختم نبوۃ
سابقہ : چشتیہ دواخانہ ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء
الحاج قاری حکیم محمد یونس (ایم اے)
چشتی ، نقشبندی ، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی — افتخار الاطباء
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب
موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت ، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی ، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

پاکستان کی سلامتی کا تقاضا

مرزائیوں کی سازشوں کا فوری نوٹس لیا جائے

• وطن عزیز پاکستان بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا • اس کی سلامتی کو تخریب کاری، لسانی، گروہی فسادات کے ذریعے نقصان پہنچانے والے نہ صرف اس کے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

• سانحہ بہاولپور کی تحقیقاتی رپورٹ کے منظرِ عام پر آنے کے بعد یہ بات ایک حقیقت اختیار کر گئی کہ یہ سانحہ جہاز کے اندر تخریب کاری سے وقوع پذیر ہوا۔

• اس جہاز میں ایک بریگیڈیئر لطیف مرزائی تھا۔ جو اس میں ہلاک ہوا۔ اور آج لاہور میں مرزائیوں کے مرگھٹ میں دفن ہے • مرزا طاہر نے پہلے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ پھر جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت کو اپنے مباہلہ کا نشان قرار دیا (اس تقریر کے کیسٹ ہمارے پاس موجود ہیں) مرزائیوں نے اُن کی وفات پر مٹھائیاں تقسیم کیں بھنگڑا ڈالا اور خوشی و فتح کا اظہار کر کے اپنی بدباطنی کا ثبوت فراہم کیا۔

• یہ وہ حقائق ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سانحہ کے پیچھے مرزائی سازش بھی کارفرما ہے۔

اس لیے حکومت کا فرض ہے کہ

منکرین جہاد ۳۲۸ قادیانی افسروں کو پاک فوج سے فوراً نکالے، قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر ان کی تمام جائیداد ضبط کرے

اور عوام کا فرض ہے کہ

اتحادِ اُمت کا علم لے کر میدان میں نکلیں اور فتنۂ قادیانیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں

فون - ۴۰۹۷۸

عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوّت ملتان پاکستان